عیدالاضحیٰ و قربانی

www.KitaboSunnat.com

تالیف
حکیم مدثر محمد خاں

نظرثانی
قاری محمد زکریا قصوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیدالاضحیٰ وقربانی

تالیف
حکیم مدثر محمد خاں

نظر ثانی
قاری محمد زکریا قصوری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب.................................. عیدالاضحیٰ وقربانی
تالیف.................................. حکیم مدثر محمد خاں
نظر ثانی.................................. قاری محمد زکریا قصوری
کمپوزنگ ومعاونت.................................. ہشام عبداللہ
طبع اول.................................. 2024ء
ناشر.................................. دی اسلامک ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سنٹر
قیمت..................................

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

محترم جناب چوہدری محمد افضل جٹ صاحب کے نام
کہ جن کی سعی واہتمام کے ساتھ آپ اس کتاب کا مطالعہ فرما رہے ہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

حرف چند..........10

اسلامی سال آغاز، تعارف اور تاریخ

انتہائی قابل احترام چار مہینے..........12
ماہ ذوالحج کا آغاز اور چاند دیکھنے کی دعا..........14
ہجری تقویم کا آغاز..........14
تکمیل دین اسلام کی خوش خبری کا مہینہ..........15
حج وعمرہ کا مہینہ..........16
ہجرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مہینہ..........17
ذوالحج کے پہلے عشرے کی عمومی فضیلت..........17
ذوالحج کے نفلی روزے..........18
پہلے عشرے میں ذکر الٰہی..........18
یوم عرفہ (9ذوالحج) کا روزہ..........19
صدقہ وخیرات..........19
قربانی کا عظیم الشان عمل..........20

عیدالاضحیٰ: قرآن وحدیث کی روشنی میں

قرآن کریم اور حدیث شریف میں نماز عیدالاضحیٰ کا ذکر..........21
عید کا آغاز کب ہوا؟..........22
عید کے دن کا روزہ رکھنا..........22
ایام تشریق میں روزہ رکھنا..........23

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عید کی تیاری

غسل کرنا......24
عمدہ لباس پہننا......24
بہترین خوش بو لگانا......25
عیدالاضحیٰ کے لیے کھائے پیے بغیر نکلنا......25
عیدگاہ میں عورتوں، لڑکیوں کا جانا......26
عیدگاہ میں بچوں کا جانا......26
عیدگاہ کی طرف پیدل جانا......27

تکبیرات

ذوالحج کے پہلے عشرے میں تکبیرات کہنا......28
9ذوالحج سے 13ذوالحج تک تکبیرات کہنا......28
عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے تکبیرات کہنا......29
عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے خواتین کا تکبیرات کہنا......29
تکبیرات کے مختلف الفاظ......30

عیدگاہ

عیدگاہ کی نشان دہی کرنا......32
عیدگاہ میں اذان نہ اقامت......32
عیدگاہ میں منبر بھی نہیں......33
عیدگاہ میں اسلحہ لے جانا منع ہے......33
عیدگاہ میں سترے کا اہتمام کرنا......34
عیدگاہ میں عید سے پہلے اور بعد میں کوئی نوافل نہیں......35
نمازِ عیدالاضحیٰ کی ادائیگی کا وقت......35
عید کھلے میدان میں ادا کرنا......36
کسی عذر کی بنا پر نمازِ عید مسجد میں ادا کرنا......36

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازِ عیدالاضحیٰ

10 ذوالحج کو سب سے پہلا کام نمازِ عید ادا کرنا........ 38
نمازِ عید کا طریقہ........ 38
بارہ زائد تکبیرات........ 38
چھ زائد تکبیرات........ 39
پہلے نماز پھر خطبہ عید........ 39
عید کے دن عورتوں کا صدقہ کرنا........ 41
دعا........ 42
عید کے بعد میل ملاقات اور مبارک باد........ 42
عیدگاہ سے واپسی پر راستہ بدلنا........ 43
جس کی عید کی نماز چھوٹ جائے........ 43

عید کا دن

جائز کھیل کود اور سیر و تفریح سے لطف اندوز ہونا........ 44
عید کے دن چھوٹی لڑکیوں کا گیت گانا........ 44
عید سے واپسی پر گھر میں نفل ادا کرنا........ 45
جمعہ کے دن عید آنا........ 45

قربانی

تعریف........ 47
تاریخ........ 47
حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کی قربانی کا تذکرہ........ 48
حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ........ 50
ذبیح کون؟........ 52
سردار عبدالمطلب کا اپنے ایک بیٹے کو ذبح کرنے کی نذر ماننا........ 52

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہمیت.......... 54
قربانی سنت ہے.......... 55
قربانی کرنے والا اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے.......... 56
قربانی کے بغیر قربانی کا ثواب.......... 56

قربانی کی قبولیت

1۔تقویٰ.......... 58
2۔رزق حلال.......... 58

قربانی کے جانور

اونٹ،اونٹنی.......... 60
بیل،گائے.......... 60
چھترا،چھتری.......... 60
بکرا،بکری.......... 60
بھینس کی قربانی.......... 62
خصی جانور کی قربانی.......... 69
بانجھ جانور کی قربانی.......... 69
دودھ والے جانور کی قربانی.......... 69
حاملہ جانور کی قربانی.......... 70
قربانی کا جانور تبدیل کرنا.......... 70
قربانی کا جانور گم ہوجانا.......... 71

قربانی کے اوصاف

خوب صورت جانور.......... 72
موٹا تازہ جانور.......... 72
افضل قربانی.......... 73

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربانی کے جانور کی عمر

قربانی کا جانور دودنتا ہو 74
کھیرے جانور کی قربانی کا جواز 74

قربانی کے جانور کے عیوب

1۔واضح بھینگا جانور 76
2۔واضح بیمار جانور 76
3۔واضح لنگڑا جانور 76
4۔انتہائی کم زور جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو 76
5۔کان میں کوئی نقص نہ ہو 77
6۔سینگ میں کوئی نقص نہ ہو 77
اپنی طرف سے نقص مقرر کرنا 78

قربانی کے جانوروں میں شراکت

گائے اور اونٹ کے زیادہ سے زیادہ حصے دار 79
ایک گھرانہ کے لیے ایک بکرا یا چھترا 80

قربانی کے ایام

قربانی کے وقت کی ابتدا 81
جانور کب ذبح کیا 82
قربانی کا افضل دن 82
قربانی کے تین دن 83
قربانی کے چار دن 84
میت کی طرف سے قربانی 84
قربانی کا جانور گم ہو جائے تو 85
قرض لے کر قربانی کرنا 85

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذبح کے مسائل

ذبح کے آلات 88
قربانی سے پہلے چھری خوب تیز کرنا 88
چھری کو جانور کے سامنے تیز نہ کیا جائے 89
غیراللہ کے نام کی قربانی 89
قربانی کا جانور جاہلیت کی رسومات کے مقامات پر ذبح کرنا 90
جانور کو قبلہ رخ کرنا 91
جانور ذبح کرتے وقت تکبیر اور دعا 91
جانور کے پہلو پر قدم رکھنا 92
نحر کرنے کا طریقہ 92
کھال اتارنے میں جلدی نہ کریں 92
قربانی کا جانور خود ذبح کرنا 93
عورت کا ذبیحہ 93
رات کے وقت ذبح کرنا 93

قربانی کھالیں

قصاب کی اجرت 94

قربانی کا گوشت

قربانی کے گوشت کی تقسیم 95
غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا 95
گوشت کھانے کی مدت 95

قربانی اور معیشت

قربانی کا معاشی پہلو 97
قربانی کے مادی فوائد 98

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرفِ چند

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔زندگی کے ہر شعبہ میں،زندگی کے ہر موڑ پر ہماری کامل رہ نمائی کرتا ہے۔یقیناً اسلام کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام تر مخلوقات کے لیے ایسے اصول وضوابط نازل فرمائے ہیں،جن پر کوئی شخص عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ کی خوش نودی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ دین ودنیا میں کام یاب زندگی بسر کر سکتا ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو خوشی کے دو دن (عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر) عطا فرمائے ہیں،لیکن عیدین کے ساتھ ساتھ امت کو کھلا نہیں چھوڑا بلکہ ان ایام کو گزارنے کے احکام و مسائل بھی واضح فرمائے ہیں،جن پر عمل کرنے کی صورت میں دنیا وآخرت میں کام یابی کی خوش خبری بھی سنائی ہے۔اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور رسول کریم ﷺ کی سنت کے مطابق یہ ایام گزارے۔

قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم سنت اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کا دائمی عمل ہے۔اہل اسلام کو اس اہم عمل کی بھرپور تاکید کی بھی کی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ کی توفیق ورحمت اور محترم جناب قاری محمد زکریا قصوری صاحب کے ایما سے والد گرامی قدر حکیم مدثر محمد خاں حفظہ اللہ نے عیدالاضحیٰ وقربانی کے احکام ومسائل قرآن وسنت کی روشنی میں مختصر اور جامع انداز میں مرتب فرما دیے ہیں۔

یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل پر ہے۔پہلا حصہ "عیدالاضحیٰ" اور دوسرا حصہ "قربانی" کے احکام و مسائل کو محیط ہے۔دونوں حصوں میں اختصار کے ساتھ ان دونوں موضوعات کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔آیاتِ کریمہ اور احادیث سے استدلال کرتے وقت کتب تفسیر اور شروحِ حدیث سے استفادہ کیا گیا ہے۔متعلقہ مسائل کے بارے میں حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال و افعال،اور علمائے امت کی تحریرات سے بھرپور رہ نمائی لی گئی ہے۔

محترم ومکرم فضیلۃ الدکتور پروفیسر ڈاکٹر خالد ظفر اللہ حفظہ اللہ تعالیٰ کی مشاورت اور ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخلصانہ شفقت کے ساتھ یہ کام تکمیل کے مراحل تک پہنچ پایا ہے۔ جناب قاری محمد زکریا قصوری صاحب نے اس کتاب کی نظر ثانی فرمائی اور برادران حافظ محمد اکرام اور اسفند نور اللہ نے نہایت توجہ سے پروف ریڈنگ کی ذمہ داری نباہی۔ اس لیے ہم ان تمام صاحبان کے نہایت شکر گزار ہیں۔

اللہ تعالیٰ اسے قارئین کی رہ نمائی کا سبب بنائے اور ہم سب کے لیے اسے دنیوی فلاح اور اخروی نجات کا ذریعہ، صدقہ جاریہ، وسیلہ نجات اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست کے ساتھ کتاب میں رہ جانے والی کسی غلطی کی اطلاع کی بھی درخواست ہے تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔

راقم

ہشام عبداللہ

۵ جون ۲۰۲۴ء

الموافق ۲۷ ذوالقعدہ ۱۴۴۵ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سال: آغاز، تعارف و تاریخ

اسلامی سال آغاز، تعارف اور تاریخ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۔(09:توبة:36)

”بے شک مہینوں کی گنتی، اللہ کے نزدیک، اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہے، جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔“

امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ مہینوں کی ترتیب یوں بیان کی ہے:

وهي المحرم وصفر وشهر ربيع الأول وشهر ربيع الآخر وجمادى الاولى وجمادى الآخرة ورجب وشعبان ورمضان وشوال وذو القعدة وذو الحجة۔(الكشف والبيان عن تفسير القرآن للثعلبي، 42/5)

”اور وہ محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الآخر، جمادی اول، جمادی الآخر، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحج ہیں۔“

انتہائی قابل احترام چار مہینے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں ان چار مہینوں کی وضاحت فرمائی ہے۔

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ: ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ، الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ ۔(بخاری، كتاب المغازي، باب

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حجۃ الوداع:4406)

”حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

زمانہ اپنی اصل حالت پر گھوم کر آ گیا ہے، اس دن کی طرح جب اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا کیا تھا۔ دیکھو! سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں۔ چار ان میں سے حرمت والے مہینے ہیں۔ تین لگاتار ہیں، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم (اور چوتھا) رجب مضر جو جمادی الاولیٰ اور شعبان کے درمیان میں آتا ہے۔“

استاذ گرامی مفسر قرآن حضرت مولانا حافظ عبدالسلام بن محمد بھٹوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”آسمان وزمین کی پیدائش کے دن سے تمام ادیان میں یہ طریقہ چلا آ رہا تھا کہ مہینے اور سال شمسی حساب یعنی سورج کے بجائے قمری حساب یعنی چاند کے لحاظ سے معتبر سمجھے جاتے تھے اور تمام عبادات میں یہی تاریخیں ملحوظ رکھی جاتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی طریقہ قائم رکھا، کیوں کہ چاند کی حالت کا روزانہ بدلنا تاریخ کے تعین میں اتنا واضح اور آسان ہے کہ آبادیوں کے علاوہ جنگلوں، پہاڑوں، صحراؤں اور سمندروں میں رہنے والے لوگ کسی کیلنڈر کی محتاجی کے بغیر مہینوں اور سالوں کا حساب آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں۔ چناں چہ فرمایا: ﴿هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَّالْقَمَرَ نُورًا وَّقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ﴾ (10:یونس:05) ”وہی ہے جس نے سورج کو تیز روشنی اور چاند کو نور بنایا اور اس کی منزلیں مقرر کیں، تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو۔“ اللہ تعالیٰ نے تمام شرعی احکام قمری حساب کے مطابق رکھے، جس میں دوسری بے شمار حکمتوں کے ساتھ یہ حکمت بھی ہے کہ یہ عبادات ہر سال ایک ہی موسم میں نہ آئیں بلکہ بدل بدل کر آتی رہیں، ورنہ کسی علاقے میں روزے ہمیشہ گرمی میں آتے، کہیں ہمیشہ سردی میں۔ قمری حساب کی وجہ سے حج بھی مختلف موسموں میں آتا ہے، تاکہ مسلمان سختی اور نرمی دونوں حالتوں میں روزہ، حج اور اللہ کے دوسرے احکام ادا کرنے کی عادت ڈال سکیں۔ قمری مہینا 29 یا 30 دن کا ہوتا ہے، نہ اس سے ایک دن کم نہ زیادہ اور سال بارہ ماہ میں 354 یا 355 دنوں کا ہوتا ہے، جب کہ شمسی سال 365 دن اور ایک دن کے چوتھائی حصے کے برابر ہوتا ہے اور اس کے بارہ ماہ میں سے کوئی تیس، کوئی اکتیس دن کا اور فروری 28 دن کا ہوتا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے جو چوتھے سال 29 دن کا شمار کیا جاتا ہے، شمسی سال کا ہر ماہ اور دن اپنے مقرر موسم ہی میں آتا ہے۔

"قمری مہینوں میں سے چار ماہ کو دین ابراہیمی میں حرمت والے مہینے قرار دیا گیا تھا، جن میں ہر قسم کی لڑائی حرام تھی، حتیٰ کہ اگر کوئی ان دنوں میں اپنے باپ کے قاتل کو بھی دیکھ لیتا تو قتل نہ کرتا، جن میں سے تین مسلسل تھے ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم، تاکہ حج کے ایام اور ان سے ایک ماہ پہلے اور ایک ماہ بعد پورے عرب میں لوگ حج کے لیے بے خوف اور پر امن ہو کر حج کر سکیں اور رجب کا مہینا الگ رکھا، تاکہ لوگ امن کے ساتھ عمرہ کے لیے آنے جانے کا سفر کر سکیں۔" (تفسیر القرآن الکریم)

ماہ ذوالحج کا آغاز اور چاند دیکھنے کی دعا:

رسول کریم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۔(ترمذی، أبواب الدعوات عن رسول الله ﷺ،باب ما يقول عند رؤية الهلال:3451)

"اے اللہ! اس چاند کو امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ ہم پر طلوع فرما، (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔"

ذوالحج سال کا بارھواں اور آخر مہینہ ہے۔ اس میں لوگ حج کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ذوالحج کو یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کہ اس میں لوگ حج کرتے ہیں۔

وسمّي ـــــ وذو الحجة لقضاء حجهم فيه، والله أعلم

(الكشف والبيان عن تفسير القرآن للثعلبي:42/5)

ہجری تقویم کا آغاز:

حضرت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ابونعیم فضل بن کین کی تاریخ وغیرہ کے حوالے سے لکھا ہے:

أَنَّ أَبَا مُوسَى كَتَبَ إِلَى عُمَرَ إِنَّهُ يَأْتِينَا مِنْكَ كُتُبٌ لَيْسَ لَهَا تَارِيخٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَجَمَعَ عُمَرُ النَّاسَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَرِّخْ بِالْمَبْعَثِ وَبَعْضُهُمْ أَرِّخْ بِالْهِجْرَةِ فَقَالَ عُمَرُ الْهِجْرَةُ فَرَّقَتْ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ فَأَرِّخُوا بِهَا وَذَلِكَ سَنَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ فَلَمَّا اتَّفَقُوا قَالَ بَعْضُهُمْ ابْدَءُوا بِرَمَضَانَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ بِالْمُحَرَّمِ فَإِنَّهُ مُنْصَرَفُ النَّاسِ مِنْ حَجِّهِمْ فَاتَّفَقُوا عَلَيْهِ -(فتح الباري شرح صحيح البخاري:268/7)

خلاصہ یہ ہے کہ گورنر یمن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے احکامات آتے ہیں جن پر تاریخ درج نہیں ہوتی تھی۔ان کے توجہ دلانے پر امیر المومنین نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تبادلہ افکار کے بعد سن تاریخ کی بنیاد واقعہ ہجرت قرار دیا اور سال کی ابتدا محرم سے کی گئی کیوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوالحج کے آخری ایام میں ہجرت کا ارادہ بنالیا تھا اور اس کے بعد جو چاند طلوع ہوا وہ محرم کا تھا۔

اس کے علاوہ ہجری تقویم کے آغاز کے اور بھی کئی محرکات تھے۔تفصیل کے لیے تاریخ طبری ملاحظہ کیجیے:تاريخ الرسل والملوك ،محمد بن جرير الطبري ،ذكر الوقت الذي عمل فيه التاريخ:388/2۔

تکمیل دین اسلام کی خوش خبری کا مہینہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا:

"وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي، فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ، فَقَالَ: بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ"۔(مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي صلى الله عليه وآله وسلم:1218)

اور تم سے (قیامت کے دن) میرے بارے میں سوال ہوگا تو پھر تم کیا کہو گے؟ان سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی۔ پھر آپ ﷺ اپنی انگشت شہادت (شہادت کی انگلی) آسمان کی طرف اٹھاتے تھے اور لوگوں کی طرف جھکاتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا، تین بار فرمایا۔"

جب رسول کریم ﷺ خطبہ سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی:

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا۔ (المائدہ:5:03)

"آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا۔"

حج وعمرہ کا مہینہ:

اس مہینے کی آٹھ تاریخ کو حج کا عمل شروع ہوتا ہے اور تیرہ تاریخ کو مکمل ہوجاتا ہے۔ اگر حج تمتع یا حج قران ہو تو اس کے ساتھ عمرہ بھی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بندے کا حج قبول ہوجائے تو اس کے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمارہے تھے:

مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔ (بخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور:1521)

"جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لیے ایسے حج کیا کہ نہ کوئی فحش بات ہوئی اور نہ کوئی گناہ تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔"

گویا وہ گناہوں سے صاف ہوجائے گا۔سبحان اللہ

ہجرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مہینہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحج کے آخری ایام میں ہجرت کا ارادہ بنالیا تھا۔(فتح الباري شرح بخاري:7/268)

ذوالحج کے پہلے عشرے کی عمومی فضیلت:

وَالْفَجْرِ۔ وَلَيَالٍ عَشْرٍ۔ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ۔ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ۔(89:سورة الفجر:1تا4)

"قسم ہے فجر کی اور (ذی الحجہ کی) دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی اور رات کی جب وہ چلتی ہے۔"

اس سے اکثر مفسرین کے نزدیک ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔جن کی فضیلت احادیث میں موجود ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هَذِهِ قَالُوا: وَلَا الْجِهَادُ؟ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ۔(بخاری، کتاب العيدين،باب فضل العمل في أيام التشريق:969)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان دنوں کے عمل سے زیادہ کسی دن کے عمل میں فضیلت نہیں۔لوگوں نے پوچھا اور جہاد میں بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں جہاد میں بھی نہیں،سوائے اس شخص کے جو اپنی جان و مال خطرہ میں ڈال کر نکلا اور واپس آیا تو ساتھ کچھ بھی نہ لایا۔(سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کردیا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذوالحج کے نفلی روزے:

ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا اور عرفہ، عاشورہ، سوموار اور جمعرات کے دن کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔

عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّةِ، وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَالْخَمِيسَ۔ (ابوداؤد، کتاب الصوم، باب في صوم العشر: 2437)

امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن میں سے کسی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کے (پہلے) نو دن، عاشورہ محرم، ہر مہینے میں تین دن اور ہر مہینے کے پہلے سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

پہلے عشرے میں ذکر الٰہی:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ۔ (سورۃ الحج:22:28)

"تاکہ وہ اپنے بہت سے فائدوں میں حاضر ہوں اور چند معلوم دنوں میں ان پالتو چوپاؤں پر اللہ کا نام ذکر کریں جو اس نے انھیں دیے ہیں، سو ان میں سے کھاؤ اور تنگ دست محتاج کو کھلاؤ۔"

أَيَّامٍ مَّعْلُومَٰتٍ سے مراد ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ وَلَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ فِيهِنَّ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ، فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ مِنَ التَّهْلِيلِ، وَالتَّكْبِيرِ، وَالتَّحْمِيدِ ۔(مسند احمد:5446وقال الالبانی اسنادہ جید:إرواء الغليل 398/3)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں سے زیادہ عظمت والے نہ کوئی دن ہیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کو اس عشرہ کی بہ نسبت اور دنوں کا عمل خیر زیادہ محبوب ہے۔اس عشرہ میں لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ کا وظیفہ بہ کثرت کیا کرو۔"

یوم عرفہ (9 ذوالحج) کا روزہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ، أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ، وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ۔ (مسلم، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفه.....:2746)

"عرفہ کے دن کا روزہ، میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ پچھلے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا اور اگلے سال کے گناہوں کا بھی۔

یوم عرفہ 9 ذوالحج کو کہتے ہیں جیسے یوم عاشوراء دس محرم کو کہتے ہیں۔یہ روزہ اپنے وطن کے مطابق 9 ذوالحج کو رکھا جائے۔واللہ اعلم

صدقہ وخیرات:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا پھر خواتین کے اجتماع کی طرف متوجہ ہوئے، خطاب فرمایا اور صدقہ دینے کی ترغیب دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: فَتَصَدَّقْنَ. فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ، ثُمَّ قَالَ: هَلُمَّ، لَكُنَّ فِدَاءٌ أَبِي وَأُمِّي. فَيُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ۔

(بخاری، کتاب العیدین، باب العلم الذي بالمصلی: 979)

"آپ ﷺ نے خیرات کے لیے حکم فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا اور کہا کہ لاؤ تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ چناں چہ عورتیں چھلے اور انگوٹھیاں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔"

قربانی کا عظیم الشان عمل:

پوری دنیا کے مسلمان ہر سال ذوالحج کی 10 تاریخ کو قربانی ایسا عظیم الشان عمل دہراتے ہیں۔10 ذوالحج کو یوم النحر کہتے ہیں یعنی قربانی کا دن۔

عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ ۔(بخاری، کتاب العیدین، باب کلام الإمام والناس في خطبة العيد.....: 985)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بقرعید کے دن نماز پڑھنے کے بعد خطبہ دیا پھر قربانی کی۔

www.KitaboSunnat.com

عیدالاضحیٰ: قرآن و حدیث کی روشنی میں

قرآن کریم اور حدیث شریف میں عیدالاضحیٰ کا ذکر:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ (108:الکوثر:02)

"پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔"

عَنْ قَتَادَةَ , فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: "فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ" قَالَ: هِيَ صَلَاةُ الْأَضْحَى۔ (تفسیر عبد الرزاق، سورة إنا أعطيناك الكوثر:3716)

"حضرت قتادہ رحمہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ نماز عیدالاضحیٰ ہے۔"

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔(6:الانعام:162)

"کہہ دے بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے، جو جہانوں کا رب ہے۔"

احادیث میں بھی عیدالاضحیٰ کا ذکر موجود ہے۔

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا، فَقَالَ: مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ؟ قَالُوا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا: يَوْمَ الْأَضْحَى، وَيَوْمَ الْفِطْرِ ۔(ابوداؤد، تفریع أبواب الجمعة، باب صلاة العيدين:1134)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ (مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے) مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہاں ان کے لیے کھیل کود کے دو دن تھے۔ جن میں وہ کھیلتے کودتے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: "یہ دو دن کیا ہیں؟" انھوں نے کہا: "ہم جاہلیت میں ان دو دنوں میں کھیلا کرتے تھے۔" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے ان دونوں کا بہتر بدل؛ عیدالاضحیٰ کا دن اور عیدالفطر کا دن عطا فرمایا ہے۔"

عید کا آغاز کب ہوا؟

رسول کریم ﷺ نے سن 2 ہجری میں پہلی بار عید الفطر کی نماز پڑھائی کیوں کہ رمضان المبارک کے روزے سن 2 ہجری ہی میں فرض ہوئے تھے اور اسی سال پہلی بار عیدالاضحیٰ بھی ادا کی گئی۔ (البدء والتاريخ للمطهر بن طاهر المقدسي، ذكر قصة بدر 177/4)

عید کے دن کا روزہ رکھنا:

عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن روزہ رکھنا منع ہے۔

عَنْ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ: أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ يَوْمَ الْأَضْحٰى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْعِيدَيْنِ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ مِنْ نُسُكِكُمْ۔ (بخاري، كتاب الأضاحي، باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يتزود منها: 5571)

ابن ازہر کے غلام (ابوعبید) نے بیان کیا کہ وہ بقرعید کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیدگاہ میں موجود تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ سے پہلے عید کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھائی پھر لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور خطبہ میں فرمایا:

اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے تمھیں ان دو عیدوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ایک وہ دن ہے جس دن تم (رمضان کے) روزے پورے کر کے افطار کرتے ہو (عید الفطر) اور دوسرا تمھاری قربانی کا دن ہے۔

ایام تشریق میں روزہ رکھنا:

حضرت ابو مرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عیدالاضحیٰ کا دوسرا یا تیسرا دن تھا، میں اور عبداللہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انھوں نے کھانا پیش کیا۔ عبداللہ نے کہا: میرا روزہ ہے۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: روزہ چھوڑ دو۔

فَإِنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِفِطْرِهَا، وَيَنْهَى عَنْ صِيَامِهَا، فَأَفْطَرَ عَبْدُ اللَّهِ فَأَكَلَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ ۔ (ابن خزيمة، كتاب الصيام، باب الزجر عن صيام أيام التشريق بتصريح نهي: 2149، قال الأعظمي: إسناده صحيح)

کیوں کہ ان دنوں میں "اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں کھانے پینے کا حکم دیا اور روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ تو عبداللہ نے روزہ چھوڑ دیا۔ انھوں نے کھانا کھایا اور میں نے بھی ان کے ساتھ کھانا کھایا۔"

ان دنوں سے مراد ایام تشریق ہیں یعنی ذوالحج کی 11، 12 اور 13 تاریخ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عید کی تیاری

غسل کرنا:

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ لِلْعِيدَيْنِ۔ (أحكام العيدين للفريابي، باب ما روي في الاغتسال للفطر:13)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عیدین (عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ) کے لیے غسل کیا کرتے تھے۔"

عمدہ لباس پہننا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ يَوْمَ الْعِيدِ بُرْدَةً حَمْرَاءَ۔ (المعجم الأوسط للطبراني، باب الميم من اسمه: محمد:7609 وقال الالباني: وهذا إسناد جيد: في الصحيحة:1279)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ عید کے دن کے سرخ دھاری دار چادر پہنا کرتے تھے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: »أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِيدَيْنِ أَنْ نَلْبَسَ أَجْوَدَ مَا نَجِدُ۔

(المستدرك على الصحيحين، كتاب الأضاحي:7560، سبل السلام لليماني:439/1)

حضرت زید بن حسن بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی قدر سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں عیدین کے موقع پر دستیاب خوب صورت لباس پہننے کا حکم دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہترین خوشبو لگانا:

عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِيدَيْنِ، وَأَنْ نَتَطَيَّبَ بِأَجْوَدِ مَا نَجِدُ۔ (المستدرك للحاكم، كتاب الأضاحي: 7560، سبل السلام: 439/1)

حضرت زید بن حسن بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی قدر سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عیدین کے موقع پر دستیاب خوب صورت خوشبو لگانے کا حکم دیا۔

عیدالاضحیٰ کے لیے کھائے پیے بغیر نکلنا:

عیدالاضحیٰ کے دن نماز عید کے بعد کھانا مستحب ہے، اور عیدالفطر کے دن نماز عید سے پہلے کھانا مستحب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ۔ (ترمذی، أبواب العيدين، باب في الأكل يوم الفطر قبل الخروج: 542، وصححه الألباني)

"حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن جب تک کھا نہ لیتے، نکلتے نہیں تھے اور عیدالاضحیٰ کے دن جب تک نماز نہ پڑھ لیتے، کھاتے نہ تھے۔"

حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَنْ لَا يَخْرُجَ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ شَيْئًا، وَيُسْتَحَبُّ لَهُ أَنْ يُفْطِرَ عَلَى تَمْرٍ، وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يَرْجِعَ۔"

"کچھ اہل علم نے مستحب قرار دیا ہے کہ آدمی عیدالفطر کی نماز کے لیے کچھ کھائے بغیر نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکلے اور اس کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ کھجور کا ناشتہ کرے اور عیدالاضحیٰ کے دن نہ کھائے جب تک کہ لوٹ کر نہ آجائے۔"

عیدگاہ میں عورتوں، لڑکیوں کا جانا:

نماز، دعا اور امور خیر میں شرکت کے لیے عورتوں اور لڑکیوں کو بھی عیدگاہ جانا چاہیے۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ، وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ، وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ، قَالَتِ امْرَأَةٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: «لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا. (بخاری، کتاب الصلاۃ، باب وجوب الصلاۃ في الثیاب: 351)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ ہمیں حکم ہوا کہ ہم عیدین کے دن حائضہ اور پردہ نشین عورتوں کو بھی باہر لے جائیں تاکہ وہ مسلمانوں کے اجتماع اور ان کی دعاؤں میں شریک ہوسکیں۔ البتہ حائضہ عورتیں کو نماز پڑھنے کی جگہ سے دور رہیں۔ ایک عورت نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں بعض عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے پاس (پردہ کرنے کے لیے) چادر نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی ساتھی عورت اپنی چادر کا ایک حصہ اسے اوڑھا دے۔

عیدگاہ میں بچوں کا جانا:

عیدگاہ میں بچوں کو بھی لے جانا چاہیے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ. (بخاری، کتاب العیدین، باب خروج الصبیان الی المصلی: 975)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔انھوں نے فرمایا کہ میں نے عیدالفطر یا عید الاضحیٰ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کے بعد خطبہ دیا پھر عورتوں کی طرف آئے اور انھیں نصیحت فرمائی اور صدقہ کے لیے حکم فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بچے تھے۔سو بچوں کا عیدگاہ کے دن نکلنا ثابت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ فِي الْعِيْدَيْنِ مَعَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَالْعَبَّاسِ، وَعَلِيٍّ، وَجَعْفَرٍ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ، وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، وَأَيْمَنَ ابْنِ أُمِّ أَيْمَنَ۔ (ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب التكبير والتهليل في الغدو إلى المصلى في العيدين۔۔۔۔:1431، الصحيحة:171)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فضل بن عباس، عباس علی، جعفر، حسن، حسین، اسامہ بن زید، زید بن حارثہ، ایمن بن ام ایمن کو لے کر عیدین کے لیے نکلتے تھے۔(رضی اللہ عنہم اجمعین)

عیدگاہ کی طرف پیدل جانا:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا۔ (ترمذی، أبواب العيدين، باب في المشي يوم العيد:530)

”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ماتے ہیں کہ عید کے لیے پیدل جانا سنت ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تکبیرات

ذوالحج کے پہلے عشرے میں تکبیرات کہنا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ۔ (22:الحج:28)

”تا کہ وہ اپنے بہت سے فائدوں میں حاضر ہوں اور چند معلوم دنوں میں۔“

ان دنوں سے مراد ذوالحج کا پہلا عشرہ ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَهِيَ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ آخِرُهَا يَوْمُ النَّحْرِ۔ (تفسير يحيى بن سلام: 365/1)

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ (ایام معلومات) ذوالحج کے دس دن ہیں جن کا آخری دن قربانی کا دن ہے۔“

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ: يَخْرُجَانِ إِلَى السُّوقِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ يُكَبِّرَانِ، وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِمَا۔ (بخاری، کتاب العیدین، تعليقا)

حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان دس دنوں میں بازار کی طرف نکلتے، تکبیرات کہتے، اور لوگ بھی ان کی تکبیروں کو سن کر تکبیرات کہتے۔

9 ذوالحج سے 13 ذوالحج تک تکبیرات کہنا:

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الْأَيَّامَ، وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَعَلَى فِرَاشِهِ وَفِي فُسْطَاطِهِ وَمَجْلِسِهِ، وَمَمْشَاهُ تِلْكَ الْأَيَّامَ جَمِيعًا۔ (بخاری مع الفتح، کتاب العیدین، باب التکبیر أيام منى، وإذا غدا إلى عرفة، في ترجمة الباب)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایام منیٰ میں نمازوں کے بعد، اپنے بستر پر لیٹے ہوئے اور اپنے خیمے میں، اپنی مجلس میں اور چلتے پھرتے تکبیرات کہا کرتے تھے۔"

عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے تکبیرات کہنا:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ فِي الْعِيدَيْنِ.....رَافِعًا صَوْتَهُ بِالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ۔

(ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب التكبير والتهليل في الغدو إلى المصلى في العيدين ــــــ:1431 وصححه الالبانى فى الصحيحة:171)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے لیے باہر نکلتے تو بلند آواز سے تکبیر وتہلیل پڑھتے۔

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْدُو إِلَى الْعِيدِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى، وَيُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْإِمَامُ ۔ (السنن الكبرى للبيهقى، كتاب صلاة العيدين، باب التكبير ليلة الفطر ويوم الفطر وإذا غدا إلى صلاة العيدين:6129، صحيح الجامع الصغير:5004)

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما مسجد سے صبح صبح ہی عیدگاہ کی طرف نکل جاتے تھے اور عید گاہ میں پہنچنے تک بلند آواز میں تکبیرات کہتے رہتے اور وہاں امام کے آنے تک بھی تکبیرات کہتے رہتے۔

عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے خواتین کا تکبیرات کہنا:

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيدِ حَتَّى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا حَتَّى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُونَ بَرَكَةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهُ۔

(صحيح البخارى، أبواب العيدين، باب التكبير أيام منى، وإذا غدا إلى عرفة:571)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ام عطیہ نے، انہوں نے فرمایا کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ) میں ہمیں عید کے دن عیدگاہ میں جانے کا حکم تھا۔ کنواری لڑکیاں اور حائضہ عورتیں بھی پردہ میں باہر آتی تھیں۔ یہ سب مردوں کے پیچھے پردہ میں رہتیں۔ جب مرد تکبیر کہتے تو یہ بھی کہتیں اور جب وہ دعا کرتے تو یہ بھی کرتیں۔ اس دن کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی امید رکھتیں۔

وَكَانَتْ مَيْمُونَةُ: تُكَبِّرُ يَوْمَ النَّحْرِ۔ (بخاری مع الفتح،أبواب العيدين،باب التكبير أيام منى، وإذا غدا إلى عرفة، في ترجمة الباب)

"اور ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قربانی کے دن تکبیرات کہا کرتی تھیں۔"

وَكُنَّ النِّسَاءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَيَالِيَ التَّشْرِيقِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ۔ (بخاری مع الفتح،أبواب العيدين،باب التكبير أيام منى، وإذا غدا إلى عرفة، في ترجمة الباب)

"عورتیں حضرت ابان بن عثمان اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے مسجد میں تکبیرات کہا کرتی ھیں۔"

تکبیرات کے مختلف الفاظ:

حضرت امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول الفاظ تکبیرات:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ (ابن ابی شیبہ، کتاب صلاة العيدين، التكبير من أي يوم هو إلى أي ساعة: 5633)

"اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں ہے کوئی معبود حقیقی اللہ کے سوا اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ کے لیے ہے ہر قسم کی حمد۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ سے تکبیرات کے الفاظ یوں منقول ہیں:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ أَعْلَى وَأَجَلُّ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ صَاحِبَةٌ، أَوْ يَكُونَ لَكَ وَلَدٌ، أَوْ يَكُونَ لَكَ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ، أَوْ يَكُونَ لَكَ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيرًا، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا۔ (السنن الکبریٰ للبیهقی، کتاب صلاة العیدین، باب: کیف التکبیر:6282)

"اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، اے اللہ! تو سن سے بلند اور سن سے زیادہ جلال والا ہے کہ تیری بیوی ہو، یا تیری اولاد ہو، یا بادشاہی میں تیرا کوئی شریک ہو، یا عاجزی وکم زوری سے تیرا کوئی مددگار ہو، اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے رہو، اے اللہ! ہمیں معاف فرما، اے اللہ! ہم پر رحم فرما!"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول تکبیرات:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَجَلُّ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا۔ (السنن الکبریٰ للبیهقی، کتاب صلاة العیدین، باب: کیف التکبیر:6280)

"اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کی تمام تعریفیں ہیں۔ اللہ سب سے بڑا اور جلالت والا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، (اس کی یہ سب تعریفیں) اس وجہ سے کہ اس نے ہمیں ہدایت دی!"

اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَأَجَلُّ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ (ابن ابی شیبه، کتاب صلاة العیدین، التکبیر من أي یوم هو إلى أي ساعة: 5646)

"اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، اللہ سب سے بڑا ہے اور سب سے بڑا اور جلالت والا ہے، "اللہ سب سے بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کی ہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیدگاہ

عیدگاہ کی نشان دہی کرنا:

عیدگاہ کی نشان دہی کے لیے سائن بورڈز وغیرہ لگانا جائز ہے۔حضرت عبداللہ بن عباس سے پوچھا گیا:

أَشَهِدْتَ العِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلاَ مَكَانِي مِنَ الصِّغَرِ مَا شَهِدْتُهُ حَتَّى أَتَى العَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ، فَصَلَّى، ثُمَّ خَطَبَ۔(بخاری،أبواب العيدين،باب العلم الذي بالمصلی:977)

کیا آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ عیدگاہ گئے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں اور اگر باوجود کم عمری کے میری قدر ومنزلت آپ کے یہاں نہ ہوتی تو میں جا نہیں سکتا تھا۔ آپ ﷺ اس نشان پر آئے جو کثیر بن صلت کے گھر کے قریب ہے۔آپ ﷺ نے وہاں نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا۔

عیدگاہ میں اذان نہ اقامت:

عید کے لیے اذان اور اقامت نہیں ہوتی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ، غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ، بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ۔(مسلم، کتاب صلاۃ العیدین:889)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین کی نماز ایک دو مرتبہ نہیں، بہت مرتبہ، بلا اذان و اقامت پڑھی۔"

عیدگاہ میں منبر بھی نہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں منبر عیدگاہ میں نہیں لے جایا جاتا تھا۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ - وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ - فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلَّى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ، فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهِ، فَجَبَذَنِي، فَارْتَفَعَ.... (بخاری، کتاب العیدین، باب الخروج الی المصلی بغیر منبر:956)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ برابر اسی سنت پر قائم رہے یہاں تک زمانہ میں مروان جو مدینہ کا حاکم تھا، پھر میں اس کے ساتھ عیدالفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز کے لیے نکلا جب ہم عیدگاہ پہنچے تو وہاں میں نے کثیر بن صلت کا بنا ہوا ایک منبر دیکھا۔ جاتے ہی مروان نے چاہا کہ اس پر نماز سے پہلے (خطبہ دینے کے لیے چڑھے) اس لیے میں نے ان کا دامن پکڑ کر کھینچا اور لیکن وہ جھٹک کر اوپر چڑھ گیا۔۔۔۔۔

عیدگاہ میں اسلحہ لے جانا منع ہے:

عیدگاہ میں اسلحہ لے کر نہیں جانا چاہیے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِينَ أَصَابَهُ سِنَانُ الرُّمْحِ فِي أَخْمَصِ قَدَمِهِ فَلَزِقَتْ قَدَمُهُ بِالرِّكَابِ فَنَزَلْتُ فَنَزَعْتُهَا وَذَلِكَ بِمِنًى، فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ فَجَعَلَ يَعُودُهُ، فَقَالَ الْحَجَّاجُ لَوْ نَعْلَمُ مَنْ أَصَابَكَ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنْتَ أَصَبْتَنِي، قَالَ :وَ كَيْفَ؟ قَالَ: حَمَلْتَ السِّلَاحَ فِي يَوْمٍ لَمْ يَكُنْ يُحْمَلُ فِيهِ وَأَدْخَلْتَ السِّلَاحَ الْحَرَمَ وَلَمْ يَكُنِ السِّلَاحُ يُدْخَلُ الْحَرَمَ۔ (بخاری، کتاب العیدین، باب ما یکرہ من حمل السلاح فی العید والحرم:966)

حضرت سعید بن جبیر نے کہا کہ میں (حج کے دن) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا جب نیزے کی انی آپ کے تلوے میں چبھ گئی جس کی وجہ سے آپ کا پاؤں رکاب سے چپک گیا۔ تب میں نے اتر کر اسے نکالا۔ یہ واقعہ منیٰ میں پیش آیا تھا۔ جب حجاج کو معلوم ہوا جو اس زمانہ میں ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے قتل کے بعد حجاج کا امیر تھا تو وہ بیمار پرسی کے لیے آیا۔ حجاج نے کہا کہ کاش ہمیں معلوم ہو جاتا کہ کس نے آپ کو زخمی کیا ہے۔ اس پر حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تو نے مجھ کو نیزہ مارا ہے۔ حجاج نے پوچھا کہ وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا کہ تم اس دن ہتھیار اپنے ساتھ لائے جس دن پہلے کبھی ہتھیار ساتھ نہیں لایا جاتا تھا (عیدین کے دن) تم ہتھیار حرم میں لائے حالاں کہ حرم میں ہتھیار نہیں لایا جاتا تھا۔

عیدگاہ میں سترے کا اہتمام کرنا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُرْكَزُ الْحَرْبَةُ قُدَّامَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ ثُمَّ يُصَلِّي۔ (صحیح البخاری، أبواب العیدین، باب الصلاۃ إلی الحربۃ یوم العید:972)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز کے لیے برچھی آگے آگے اٹھائی جاتی اور وہ عیدگاہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گاڑ دی جاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کی آڑ میں نماز پڑھتے۔

عَنِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَلِّ إِلَّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلَی سُتْرَةٍ۔ (ابن خزیمة، کتاب الصلاة، باب النهي عن الصلاة إلی غیر سترة: 800)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سترہ کے بغیر کبھی نماز نہ پڑھنا"

عیدگاہ میں عید سے پہلے اور بعد میں کوئی نوافل نہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَمَعَهُ بِلَالٌ۔ (بخاری، کتاب العیدین، باب الصلاة قبل العید وبعدها: 989)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نکلے اور (عیدگاہ) میں دو رکعت نماز عید پڑھی۔ آپ نے نہ اس سے پہلے نفل نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ عیدگاہ میں عید سے پہلے یا بعد میں نوافل نہیں پڑھنے چاہیے۔ اگر عید کی نماز مسجد میں ادا کرنی ہو تو تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں پڑھیں۔

نمازِ عیدالاضحیٰ کی ادائیگی کا وقت:

خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ -صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَعَ النَّاسِ فِي يَوْمِ عِيدِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى، فَأَنْكَرَ إِبْطَاءَ الْإِمَامِ، فَقَالَ: إِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هَذِهِ، وَذَلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ۔ (ابوداؤد، باب تفریع أبواب الرکوع والسجود، باب وقت الخروج إلی العید: 1135)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ صحابی رسول لوگوں کے ساتھ عید الفطر یا عیدالاضحیٰ کے لیے تشریف لائے تو امام کے تاخیر کر دینے کو انھوں نے ناپسند کیا اور کہا: ہم تو اس وقت فارغ ہو چکے ہوتے تھے یعنی اشراق کے وقت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عید کھلے میدان میں ادا کرنا:

عید کھلے میدان میں ادا کرنا چاہیے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى۔ (بخاری، أبواب العیدین، باب الخروج إلی المصلی بغیر منبر: 956)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن (مدینہ کے باہر) عیدگاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے آپ ﷺ نماز پڑھاتے۔

کسی عذر کی بنا پر نمازِ عید مسجد میں ادا کرنا:

کسی عذر کی بنا پر نمازِ عید مسجد میں ادا کرنا جائز ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: مُطِرْنَا فِي إِمَارَةِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَلَى الْمَدِينَةِ مَطَرًا شَدِيدًا لَيْلَةَ الْفِطْرِ فَجَمَعَ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَى الْمُصَلَّى الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الْفِطْرَ وَالأَضْحَى, ثُمَّ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ: قُمْ فَأَخْبِرِ النَّاسَ مَا أَخْبَرْتَنِي. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ: إِنَّ النَّاسَ مُطِرُوا عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَامْتَنَعَ النَّاسُ مِنَ الْمُصَلَّى, فَجَمَعَ عُمَرُ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ, فَصَلَّى بِهِمْ ثُمَّ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ, فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى يُصَلِّي بِهِمْ لِأَنَّهُ أَرْفَقُ بِهِمْ وَأَوْسَعُ عَلَيْهِمْ, وَإِنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ لَا يَسَعُهُمْ قَالَ: فَإِذَا كَانَ هَذَا الْمَطَرُ فَالْمَسْجِدُ أَرْفَقُ ۔ (السنن الکبری، کتاب صلاة العیدین، باب صلاة العید في المسجد إذا کان عذر من مطر أو غیره: 6258، وسنده قوی قاله المحدث الحافظ زبیر علی زئی: فتاویٰ علمیه المعروف توضیح الاحکام 454)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان بن عبدالرحمن تیمی کہتے ہیں کہ حضرت ابان بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے دور امارت میں مدینہ میں عید الفطر کی رات شدید بارش ہوئی۔لوگ مسجد میں جمع ہو گئے۔عیدگاہ، جس میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ ادا کی جاتی تھی، کی طرف نہیں گئے۔پھر حضرت ابان نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہا: کھڑے ہو جایئے اور لوگوں کو بتا دیجیے جو مجھے بتایا۔تو عبداللہ بن عامر نے کہا: بے شک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بارش ہوئی۔لوگ عیدگاہ نہ جا سکے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے لوگوں کو مسجد میں جمع فرمایا، ان کو عید کی نماز پڑھائی اور پھر منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! بے شک رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو عیدگاہ لے جاتے تاکہ انھیں نماز پڑھائیں۔یہ بات زیادہ آسان اور وسعت والی تھی اور (چوں کہ) مسجد میں وہ لوگ سما نہیں سکتے تھے۔پس اگر بارش ہو تو مسجد میں (عید کی) نماز پڑھ لو، یہ زیادہ آسان بات ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز عید الاضحیٰ

10 ذوالحج کو سب سے پہلا کام نماز عید ادا کرنا:

عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ، فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا ۔ (بخاری، کتاب العیدین، باب سنة العیدین لأهل الإسلام:951)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ پہلا کام جو ہم آج کے دن (عیدالاضحیٰ) میں کرتے ہیں، یہ ہے کہ پہلے ہم نماز پڑھیں پھر واپس آ کر قربانی کریں۔ جس نے اس طرح کیا وہ ہمارے طریقے پر چلا۔

نماز عید کا طریقہ:

نماز کی شرائط اور آداب کو مدنظر رکھتے ہوئے عیدین کی نماز دو رکعت ادا کی جاتی ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ اس نماز میں بارہ زائد تکبیریں ہیں۔ عیدین کی نماز میں قراءت بلند آواز سے کی جائے گی۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز عید کی پہلی رکعت میں "سورۃ قمر" اور دوسری رکعت میں "سورۃ ق" پڑھنا ثابت ہے۔ اس کے علاوہ پہلی رکعت میں "سورۃ الاعلیٰ" اور دوسری رکعت میں "سورۃ الغاشیۃ" پڑھنا بھی ثابت ہے۔ (مسلم، کتاب الجمعۃ، باب ما یقرأ فی صلاۃ الجمعۃ:878)

بارہ زائد تکبیرات:

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْأَضْحَى، فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ، وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا۔ (ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب التکبیر فی العیدین: 1149)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

چھ زائد تکبیرات:

فَقَالَ أَبُو مُوسَى: كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: صَدَقَ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: كَذَلِكَ كُنْتُ أُكَبِّرُ فِي الْبَصْرَةِ، حَيْثُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ۔ (ابوداؤد، تفريع أبواب الجمعة، باب التكبير في العيدين: 1153 وقال الألباني: حسن صحيح)

حضرت سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ (عیدین میں) چار تکبیریں کہا کرتے تھے جیسے کہ جنازے میں ہوتی ہیں۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: انہوں نے سچ کہا ہے۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں جب بصرہ میں لوگوں پر امیر تھا تو ایسے ہی تکبیریں کہا کرتا تھا۔

یہ تکبیرات افتتاحی تکبیر اور رکوع کی تکبیر کے علاوہ ہیں۔ یعنی دونوں رکعتوں میں تین تین تکبیریں۔

پہلے نماز پھر خطبہ عید:

رسول کریم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں عیدین میں نماز پہلے ادا کی جاتی ہے اور بعد میں خطبہ دیا جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔ (بخاري، أبواب العيدين، باب الخطبة بعد العيد: 962)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عید کے دن نبی کریم ﷺ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب کے ساتھ عید کے موقع پر حاضر ہوا ہوں۔ یہ سب پہلے نماز پڑھتے، پھر خطبہ دیا کرتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔(مسلم، کتاب صلاة العیدین، کتاب صلاة العیدین:888)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھتے تھے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلَّى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهِ فَجَبَذَنِي فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَهُ غَيَّرْتُمْ وَاللّٰهِ فَقَالَ أَبَا سَعِيدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا أَعْلَمُ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِمَّا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ۔(بخاری، أبواب العیدین، باب الخروج إلی المصلی بغیر منبر:956)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن (مدینہ کے باہر) عیدگاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نماز پڑھاتے، نماز سے فارغ ہو کر آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے۔ تمام لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے، آپ انہیں وعظ ونصیحت فرماتے، اچھی باتوں کا حکم دیتے۔ اگر جہاد کے لیے کہیں لشکر بھیجنے کا ارادہ ہوتا تو اس کو الگ کرتے۔ کسی اور بات کا حکم دینا ہوتا تو وہ حکم دیتے۔ اس کے بعد شہر کو واپس تشریف لاتے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ برابر اسی سنت پر قائم رہے لیکن معاویہ کے زمانہ میں مروان جو مدینہ کا حاکم تھا پھر میں اس کے ساتھ عید الفطر یا عیدالاضحیٰ کی نماز کے لیے نکلا ہم جب عید گاہ پہنچے تو وہاں میں نے کثیر بن صلت کا بنا ہوا ایک منبر دیکھا۔ جاتے ہی مروان نے چاہا کہ اس پر نماز سے پہلے (خطبہ دینے کے لیے چڑھے) اس لیے میں نے ان کا دامن پکڑ کر کھینچا اور لیکن وہ جھٹک کر اوپر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ دیا۔ میں نے اس سے کہا کہ واللہ تم نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو) بدل دیا۔ مروان نے کہا کہ اے ابوسعید! اب وہ زمانہ گزر گیا جس کو تم جانتے ہو۔ ابوسعید نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں جس زمانہ کو جانتا ہوں اس زمانہ سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا۔ مروان نے کہا کہ ہمارے دور میں لوگ نماز کے بعد نہیں بیٹھتے، اس لیے میں نے خطبے کو نماز سے پہلے کر دیا۔

عید کے دن عورتوں کا صدقہ کرنا:

ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ تُلْقِي الْمَرْأَةُ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا ۔ (بخاری، کتاب العیدین، باب الخطبۃ بعد العید 964)

پھر (خطبہ پڑھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی طرف تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا:

"صدقہ کرو۔ وہ صدقہ کرنے لگیں کوئی اپنی بالی پیش کرنے لگی کوئی اپنا ہار صدقہ میں دینے لگی۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا:

"وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ" ۔(بخاری، کتاب العیدین، باب إذا لم یكن لها جلباب في العید:980)۔(فتح الباري لابن حجر 445/2)

"انھیں خیر اور مسلمانوں کی دعا میں ضرور شریک ہونا چاہیے۔"

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ ترجمہ وتشریح صحیح بخاری میں اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں:

وہ نماز سے الگ رہیں مگر دعاؤں میں شریک ہوں۔اس سے مسلمانوں اجتماعی دعاؤں کی اہمیت بھی ثابت ہے۔بلاشک دعا مومن کا ہتھیار ہے اور جب مسلمان مرد اور عورت مل کر دعا کریں تو نہ معلوم کسی کی دعا قبول ہو کر جملہ اہل اسلام کے لیے باعث برکت ہو سکتی ہے۔بحالات موجودہ جب کہ مسلمان ہر طرف سے مصائب کا شکار ہیں۔بالضرور دعاؤں کا سہارا ضروری ہے۔امام عید کا فرض ہے کہ خشوع خضوع کے ساتھ اسلام کی سربلندی کے لیے دعا کرے، خاص طور پر قرآنی دعائیں زیادہ موثر ہیں پھر احادیث میں بھی بڑی پاکیزہ دعائیں وارد ہوئی ہیں۔ان کے بعد سامعین کی مادری زبانوں میں بھی دعا کی جاسکتی ہے۔وباللہ التوفیق (141/2)

عید کے بعد میل ملاقات اور مبارک باد:

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَوْا يَوْمَ الْعِيدِ يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ۔

(فتح الباري لابن حجر 446/2)

حضرت جبیر بن نفیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب ایک دوسرے سے ملتے تو کہتے: تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ۔ "اللہ تعالیٰ ہماری اور تمھاری عبادات قبول کرے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیدگاہ سے واپسی پر راستہ بدلنا:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ۔ (بخاری، کتاب العیدین، باب من خالف الطریق إذا رجع یوم العید:986)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن ایک راستہ سے جاتے پھر دوسرا راستہ بدل کر آتے۔

جس کی عید کی نماز چھوٹ جائے:

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔ (بخاری، أبواب العیدین، باب: إذا فاته العید یصلي رکعتین ۔۔۔۔۔۔ فی ترجمة الباب)

"اور حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کی عید کی نماز رہ جائے، وہ دو رکعتیں پڑھے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عید کا دن

جائز کھیل کودا اور سیر وتفریح سے لطف اندوز ہونا:

قَالَتْ: وَكَانَ يَوْمُ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِمَّا قَالَ: تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَيَقُولُ: دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ، حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ، قَالَ: حَسْبُكِ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاذْهَبِي۔ (بخاری، کتاب الجهاد والسير، باب الدرق: 2907)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عید کے دن سوڈان کے کچھ صحابہ ڈھال اور حراب کا کھیل دکھا رہے تھے، اب یا میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے کہا یا آپ ﷺ نے ہی فرمایا کہ تم بھی دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا جی ہاں ۔آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کرلیا، میرا چہرہ آپ ﷺ کے چہرہ پر تھا (اس طرح میں پیچھے پردے سے کھیل کو بخوبی دیکھ سکتی تھی) اور آپ ﷺ فرما رہے تھے خوب بنوارفدہ! جب میں تھک گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا بس؟ میں نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا تو پھر جاو۔

عید کے دن چھوٹی لڑکیوں کا گیت گانا:

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ، وَتَضْرِبَانِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَجْهِهِ فَقَالَ: دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَتِلْكَ الأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى۔ (بخاری،أبواب العيدين،باب: إذا فاته العيد يصلي ركعتين، وكذلك النساء، ومن كان في البيوت والقرى:987)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے یہاں (منیٰ کے دنوں میں) تشریف لائے اس وقت گھر میں دو لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور بعاث کی لڑائی کی نظمیں گا رہی تھیں۔ نبی کریم ﷺ چہرہ مبارک پر کپڑا اڈالے ہوئے تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ڈانٹا۔ اس پر آپ ﷺ نے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹا کر فرمایا کہ ابوبکر جانے چھوڑ دو یہ عید کے دن ہیں۔ (اور وہ بھی منیٰ میں)

عید سے واپسی پر گھر میں نفل ادا کرنا:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدِ شَيْئًا، فَإِذَا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔ (ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة، والسنة فيها،باب ما جاء في الصلاة قبل صلاة العيد وبعدها:1293)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عید کی نماز سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ پھر جب (نماز عید کی ادائیگی کے بعد گھر) واپس تشریف لاتے تو دو رکعت نماز پڑھتے۔

جمعہ کے دن عید آنا:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا:

أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ صَنَعَ؟ قَالَ: صَلَّى الْعِيدَ، ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَلْيُصَلِّ۔ (ابوداؤد، تفریع أبواب الجمعة، باب إذا وافق یوم الجمعة یوم عید: 1070)

کیا تمہارے ہوتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کبھی دو عیدیں (جمعہ، عید) ایک ہی دن میں اکھٹی ہوئی ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! پوچھا کہ تب آپ نے کیسے کیا؟ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھی پھر جمعہ کے بارے میں رخصت دے دی اور فرمایا: "جو پڑھنا چاہے پڑھ لے۔"

جو جمعہ نہ پڑھے، وہ ظہر کی نماز پڑھے۔ (فقہ السنۃ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربانی

تعریف:

قربانی کا اصطلاحی مفہوم: عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد پہلے دن یا قربانی کے دنوں میں بہیمۃ الانعام (مثلاً بکری، بھیڑ، گائے اور اونٹ) میں سے کسی جانور کو شرعی طریقے پر بطورِ قربانی وتقرب الی اللہ ذبح کرنا، قربانی کہلاتا ہے۔

امام ابوبکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے:

وَالْقُرْبَانُ مَا يُقْصَدُ بِهِ الْقُرْبُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ أَعْمَالِ الْبِرِّ. (احکام القرآن، سورۃ المائدۃ 44/4)

"قربان ہر اس نیک کام کو کہا جاتا ہے جس کا مقصد اللہ کی قربت حاصل کرنا ہو۔"

عرف عام میں دس ذوالحج کو بکرے، دنبے، گائے، اونٹ ذبح کرنے کا نام قربانی ہے۔

تاریخ:

قربانی ایک ایسی عبادت ہے کہ جس کا تصور ہر آسمانی مذہب میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ. (الحج:22:34)

"اور ہم نے ہر امت کے لیے ایک قربانی مقرر کی ہے، تاکہ وہ ان پالتو چوپاؤں پر اللہ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام ذکر کریں جو اس نے انھیں دیے ہیں۔ سو تمھارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے فرماں بردار ہو جاؤ اور عاجزی کرنے والوں کو خوش خبری سنا دے۔"

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"قرآن مجید کے اس دعویٰ (کہ ہر قوم میں قربانی کا حکم ہے) کا ثبوت آج بھی مذہبی کتب میں ملتا ہے۔ عیسائیوں کی بائبل تو قربانی کے احکام سے بھری پڑی ہے۔ تورات کی دوسری کتاب سفر خروج میں عموماً یہی احکام ہیں۔ تعجب تو یہ ہے کہ ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ ہندوؤں اور آریوں کے مسلمہ پیشوا منوجی کہتے ہیں: "یگیہ (قربانی) کے واسطے اور نوکروں کے کھانے کے واسطے اچھے ہرن اور پرند مارنا چاہیے۔ اگلے زمانے میں رشیوں نے یگیہ کے لیے کھانے کے لائق ہرن اور پکشیوں کو مارا ہے۔ شری برہما جی نے آپ سے آپ یگیہ (قربانی) کے واسطے پشو (حیوانوں) کو پیدا کیا۔ اس سے یگیہ جو قتل ہوتا ہے وہ بدھ نہیں کہلاتا۔ حیوان، پرند، کچھوا وغیرہ، یہ سب یگیہ کے واسطے مارے جانے سے اعلیٰ ذات کو دوسرے جنم میں پاتے ہیں۔" [ادھیائے: 5۔ شلوک: 22، 39، 40] گو آج کل کے ہندو یا آریہ ایسے مقامات کی تاویل یا تردید کریں مگر صاف الفاظ کے ہوتے ہوئے ان کی تاویل کون سنتا ہے۔ اس جگہ ہم نے صرف یہ دکھانا تھا کہ قرآن شریف نے جو دعویٰ کیا ہے وہ بحمد اللہ اپنا ثبوت رکھتا ہے، باقی قربانی کی علت اور وجہ کے لیے ہماری کتب مباحثہ، حق پرکاش، ترک اسلام وغیرہ ملاحظہ ہوں۔" (تفسیر ثنائی)

حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کی قربانی کا تذکرہ:

جب سے حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے اسی وقت سے لے کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی رضا کے لیے قربانی کرنا مشروع ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کی قربانی کا واقعہ بیان ہوا ہے:

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ لَئِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَسَطْتَ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (05:المائدة:27، 28)

"اوران پر آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کی خبر کی تلاوت حق کے ساتھ کریں، جب ان دونوں نے کچھ قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قبول کر لی گئی اور دوسرے کی قبول نہ کی گئی۔ اس نے کہا میں تجھے ضرور ہی قتل کر دوں گا۔ اس نے کہا بے شک اللہ متقی لوگوں ہی سے قبول کرتا ہے۔ اگر تو نے اپنا ہاتھ میری طرف اس لیے بڑھایا کہ مجھے قتل کرے تو میں ہرگز اپنا ہاتھ تیری طرف اس لیے بڑھانے والا نہیں کہ تجھے قتل کروں، بے شک میں اللہ سے ڈرتا ہوں، جو سارے جہانوں کا رب ہے۔"

مولانا میاں محمد جمیل صاحب لکھتے ہیں:

"اللہ کے حضور انسان جب کسی جانور کی قربانی پیش کرتا ہے تو اس میں نیت رضائے الٰہی کے حصول کے سوا کچھ نہیں ہونا چاہیے۔ دین اسلام کی خوبیوں میں ایک خوبی یہ ہے کہ اس کے ہر کام میں آخرت کے اجر کے ساتھ دنیا کا فائدہ پایا جاتا ہے۔ پہلی امتوں میں یہ اصول تھا کہ قربانی پیش کرنے والا اس کا گوشت نہیں کھا سکتا تھا۔ لیکن ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ اس نے نہ صرف ہمیں قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت عنایت فرمائی ہے بلکہ ہم قربانی کے جانور کی اون چمڑی اور ہڈیوں سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں اسی طرح دیگر چوپاؤں میں ہمارے لیے فوائد رکھے گئے ہیں۔" (تفسیر فہم القرآن)

حضرت آدم علیہ السلام کے ان دو بیٹوں کا نام ہابیل اور قابیل مشہور ہے، اگرچہ قرآن یا حدیث میں یہ نام نہیں آئے۔ یہ نذر یا قربانی کس لیے پیش کی گئی اس کے بارے میں کوئی صحیح روایت نہیں، البتہ مشہور یہ ہے کہ ابتدا میں آدم اور حوا علیہما السلام کے ملاپ سے بیک وقت لڑکا اور لڑکی پیدا ہوتے تھے، دوسرے حمل سے پھر لڑکا لڑکی ہوتے، ایک حمل کے بہن بھائی کا نکاح دوسرے حمل کے بہن بھائی سے کر دیا جاتا۔ ہابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی بہن بدصورت تھی، جب کہ قابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی بہن خوب صورت تھی، اس وقت کے اصول کے مطابق ہابیل کا نکاح قابیل کی بہن کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ اور قابیل کا ہابیل کی بہن کے ساتھ ہونا تھا، لیکن قابیل چاہتا تھا کہ وہ ہابیل کی بہن کے بجائے اپنی ہی بہن کے ساتھ، جو خوب صورت تھی، نکاح کرے۔ آدم علیہ السلام نے اسے سمجھایا لیکن وہ نہ سمجھا۔ بالآخر آدم علیہ السلام نے دونوں کو بارگاہ الٰہی میں قربانیاں پیش کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ جس کی قربانی قبول ہو جائے گی قابیل کی بہن کا نکاح اس سے کر دیا جائے گا۔ ہابیل کی قربانی قبول ہو گئی، یعنی آسمان سے آگ آئی اور اسے کھا گئی جو اس کے قبول ہونے کی دلیل تھی، لیکن جیسا کہ بتایا گیا ہے یہ بات ثابت نہیں ہے۔ (تفسیر القرآن الکریم)

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ۔ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ۔ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ۔ وَنَادَيْنَاهُ أَن يَا إِبْرَاهِيمُ۔ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ۔ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ۔ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ۔ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ۔ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ۔ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ۔ (37:الصافات:100تا111)

اے میرے رب! مجھے (لڑکا) عطا کر جو نیکوں سے ہو۔ تو ہم نے اسے ایک بہت بردبار لڑکے کی بشارت دی۔ پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑ دھوپ کی عمر کو پہنچ گیا تو اس نے کہا اے میرے چھوٹے بیٹے! بلاشبہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ بے شک میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، تو دیکھ تو کیا خیال کرتا ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! تجھے جو حکم دیا جا رہا ہے کر گزر، اگر اللہ نے چاہا تو تو ضرور مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔ تو جب دونوں نے حکم مان لیا اور اس نے اسے پیشانی کی ایک جانب پر گرا دیا۔ اور ہم نے اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آواز دی کہ اے ابراہیم! یقیناً تو نے خواب سچا کر دکھایا، بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔ بے شک یہی تو یقیناً کھلی آزمائش ہے۔ اور ہم نے اس کے فدیے میں ایک بہت بڑا ذبیحہ دیا۔ اور پیچھے آنے والوں میں اس کے لیے یہ بات چھوڑ دی۔ کہ ابراہیم پر سلام ہو۔ ہم اسی طرح نیکی کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ بلاشبہ وہ ہمارے مومن بندوں سے تھا۔

ان آیات کی تفسیر ملاحظہ کیجئے:

"اب اسماعیل علیہ السلام بڑے ہو گئے اپنے والد کے ساتھ چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے۔ آپ علیہ السلام اس وقت مع اپنی والدہ محترمہ کے فاران میں تھے ابراہیم علیہ السلام عموماً وہاں جاتے آتے رہتے تھے یہ مذکور ہے کہ براق پر جاتے تھے اور اس جملے کے یہ معنی بھی ہیں کہ جوانی کے لگ بھگ ہو گئے لڑکپن کا زمانہ نکل گیا اور باپ کی طرح چلنے پھرنے کام کاج کرنے کے قابل بن گئے تو ابراہیم علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ گویا آپ علیہ السلام اپنے پیارے بچے کو ذبح کر رہے ہیں۔ انبیاء کے خواب وحی ہوتے ہیں اور اس کی دلیل یہی آیت ہے۔ ایک مرفوع روایت میں بھی یہ ہے۔ (صحیح بخاری:138) پس اللہ کے رسول علیہ السلام نے اپنے لخت جگر کی آزمائش کے لیے کہ اچانک وہ گھبرا نہ اٹھے، اپنا ارادہ ان کے سامنے ظاہر کیا۔ وہاں کیا تھا۔ وہ بھی اسی درخت کے پھل تھے نبی ابن نبی علیہ السلام تھے جواب دیتے ہیں اب پھر دیر کیوں لگا رہے ہو یہ باتیں بھی پوچھنے کی ہوتی ہیں جو حکم ہوا ہے اسے فوراً کر ڈالیے اور اگر میری نسبت کھٹکا ہو تو زبانی اطمینانی کیا کروں چھری رکھیے خود معلوم ہو جائے گا کہ میں کیسا کچھ صابر ہوں۔ ان شاء اللہ میرا صبر آپ کا جی خوش کر دے گا۔ سبحان اللہ جو کہا تھا وہی کر کے دکھایا اور صادق الوعد ہونے کا سرٹیفکیٹ اللہ کی طرف سے حاصل کر ہی لیا۔ آخر باپ بیٹا دونوں حکم اللہ کی اطاعت کے لیے جان بکف تیار ہو جاتے ہیں باپ بچے کو ذبح کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ اور باپ اپنے نور چشم لخت جگر کو منہ کے بل زمین پر گراتے ہیں تاکہ ذبح کے وقت منہ دیکھ کر محبت نہ آ جائے اور ہاتھ سست نہ پڑ جائے۔ مسند احمد میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ "جب ابراہیم علیہ السلام اپنی نور نظر کو ذبح کرنے کے لیے بحکم اللہ لے چلے تو سعی کے وقت شیطان سامنے آیا لیکن ابراہیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام اس سے آگے بڑھ گئے، پھر جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ آپ جمرہ عقبہ پر پہنچے تو پھر شیطان سامنے آیا، آپ علیہ السلام نے اسے سات کنکریاں ماریں"۔ "پھر جمرہ وسطی پاس آیا پھر وہاں سات کنکریاں ماریں۔ پھر آگے بڑھ کر اپنے پیارے بچے کو اللہ کے نام پر ذبح کرنے کے لیے نیچے پچھاڑا، ذبیح اللہ کے پاک جسم پر اس وقت سفید چادر تھی کہنے لگے ابا جی اسے اتار لیجیے تا کہ اس میں آپ مجھے کفنا سکیں۔ اس وقت بیٹے کو ننگا کرتے وقت باپ کا عجب حال تھا کہ آواز آئی بس ابراہیم خواب کو سچا کر چکے ۔مڑ کر دیکھا تو ایک مینڈھا سفید رنگ کا بڑے بڑے سینگوں اور صاف آنکھوں والا نظر پڑا، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اسی لیے ہم اس قسم کے مینڈھے [چھترے] چن چن کر قربانی کے لیے لیتے تھے"۔ (تفسیر ابن کثیر)

ذبیح کون؟

ان آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو صاحب زادوں کی خوش خبری کا ذکر ہے۔ پہلے لڑکے کا نام نہیں لیا اور "غلام حلیم" کہہ کر اس کے ذبح عظیم کے واقعے کا تذکرہ کیا اور اس کے بعد دوسرے لڑکے کی خوش خبری کا ذکر نام لے کر کیا۔ اور یہ طے شدہ امر ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے دونوں صاحبزادوں حضرت اسماعیل واسحاق میں سے اسماعیل بڑے ہیں اور حضرت اسحاق چھوٹے۔ پس جبکہ چھوٹے لڑکے کا ذکر بعد کی ایات میں نام لے کر کر دیا گیا تو پہلی آیات میں اسماعیل کے علاوہ اور کس کا ذکر ہو سکتا ہے؟؟ بلاشبہ وہ اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں جنہوں نے کہہ کر اور کا مظاہرہ کر کے کا اعزاز حاصل کیا لازمی صرف قران عزیز ہی اسماعیل علیہ السلام کو ذبح نہیں کہتا بلکہ تورات کی عبارت کو اگر غور سے مطالعہ کیجئے تو وہ بھی یہی بتاتی ہے کہ اسماعیل علیہ السلام اور صرف اسماعیل ہی ذبیح ہیں۔

تفصیل کے لیے دیکھیں: قصص القرآن از مولانا محمد حفیظ الرحمن صاحب سیوہاروی ، جلد 1، صفحہ نمبر 148 تا 150۔۔ناشر: حذیفہ اکیڈمی اردو بازار لاہور۔ ط: اپریل 2001ء

سردار عبدالمطلب کا اپنے ایک بیٹے کو ذبح کرنے کی نذر ماننا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم کی والدہ کا نام فاطمہ تھا اور وہ عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن تقیظہ بن مرہ کی صاحبزادی تھیں۔عبدالمطلب کی اولاد میں عبداللہ سب سے زیادہ خوبصورت، پاک دامن اور چہیتے تھے اور ذبیح کہلاتے تھے اور ذبیح کہلانے کی وجہ یہ تھی کہ جب عبدالمطلب کے لڑکوں کی تعداد پوری دس ہوگئی اور وہ بچاؤ کرنے کے قابل ہو گئے، تو عبدالمطلب نے انہیں اپنی نذر سے آگاہ کیا۔سب نے بات مان لی۔اس کے بعد عبدالمطلب نے قسمت کے تیروں پر ان سب کے نام لکھے۔اور ہبل کے قیم کے حوالے کیا۔قیم نے تیروں کو گردش دے کر قرعہ نکالا تو عبداللہ کا نام نکلا۔عبدالمطلب نے عبداللہ کا ہاتھ پکڑا چھری لی اور ذبح کرنے کے لئے خانہ کعبہ کے پاس لے گئے، لیکن قریش اور خصوصاً عبداللہ کے ننھیال والے یعنی بنو مخزوم اور عبداللہ کے بھائی ابو طالب آڑے آئے۔عبدالمطلب نے کہا تب مین اپنی نذر کا کیا کروں؟انہوں نے مشورہ دیا کہ وہ کسی خاتون عرّافہ کے پاس جا کر حل دریافت کریں۔عبدالمطلب ایک عرّافہ کے پاس گئے۔اس نے کہا کہ عبداللہ اور دس اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی کریں اگر عبداللہ کے نام قرعہ نکلے تو مزید دس اونٹ بڑھا دیں۔اس طرح اونٹ بڑھاتے جائیں اور قرعہ اندازی کرتے جائیں، یہاں تک کہ اللہ راضی ہو جائے۔پھر اونٹوں کے نام قرعہ نکل آئے تو انہیں ذبح کردیں۔عبدالمطلب نے واپس آکر عبداللہ اور دس اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی کی مگر قرعہ عبداللہ کے نام نکلا۔اس کے بعد دس دس اونٹ بڑھاتے گئے اور قرعہ اندازی کرتے گئے مگر قرعہ عبداللہ کے نام ہی نکلتا رہا۔جب سو اونٹ پورے ہو گئے تو قرعہ اونٹوں کے نام نکلا۔اب عبدالمطلب نے انہیں عبداللہ کے بدلے ذبح کیا اور وہیں چھوڑ دیا۔کسی انسان یا درندے کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔اس واقعے سے پہلے قریش اور عرب میں خون بہا (دیت) کی مقدار دس اونٹ تھی مگر اس واقعے کے بعد 100 سو اونٹ کردی گئی۔نبی ﷺ سے ارشاد مروی ہے کہ میں دو ذبیح کی اولاد ہوں، ایک حضرت اسماعیل علیہ السلام اور دوسرے آپ ﷺ کے والد عبداللہ

۔(السیر والمغازی لابن اسحاق، الجزء الاول، نذر عبد المطلب 32/1 تا 41، السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، ذکر نذر عبد المطلب ذبح ولدہ، 151/1 تا 155، مختصر المقاصد للزرقانی (صفحہ 11) وقال صحیح۔بحوالہ: سیرۃ امام الانبیاء از مولانا محمد منیر قمر: صفحہ 104)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہمیت:

رسول کریم ﷺ نے سفر کے دوران میں بھی قربانی کا اہتمام فرمایا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْجَزُورِ عَشَرَةً ۔(جامع الترمذی، أبواب الحج عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في الاشتراك في البدنة والبقرة: 905)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ عیدالاضحیٰ کا دن آگیا، چنانچہ گائے میں ہم سات سات لوگ اور اونٹ میں دس دس لوگ شریک ہوئے۔

رسول کریم ﷺ نے ایک سو اونٹ کی قربانی دی:

فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا، فَنَحَرَ مَا غَبَرَ ۔(مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ: 1218)

"پھر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے 63 اونٹ ذبح کیے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سونپ دیا۔ تو بقیہ 37 اونٹ انھوں نے ذبح کیے۔"

رسول کریم ﷺ اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی دی:

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها . فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ دُخِلَ عَلَيْنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقِيلَ ذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ ۔(ابن ماجه، کتاب المناسك، باب فسخ الحج: 2981 وصححه الالبانی)

"جب (حج کے دنوں میں) قربانی کا دن آیا تو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا اور بتا یا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے (گائے کی) قربانی کی ہے۔"

ان واقعات سے قربانی کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربانی سنت ہے:

دلائل مندرجہ احادیث وآثار ہیں:

سیدنا براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ، فَنَنْحَرَ۔

(بخاری، کتاب العیدین، باب سنة العیدین لأهل الإسلام:951)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ پہلا کام جو ہم آج کے دن (عید الاضحیٰ) میں کرتے ہیں، یہ ہے کہ پہلے ہم نماز پڑھیں پھر واپس آکر قربانی کریں۔

ابوسریحہ غفاری رحمہ اللہ علیہ حذیفہ اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں:

أَدْرَكْتُ أَبَا بَكْرٍ أَوْ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَا لَا يُضَحِّيَانِ فِي بَعْضِ حَدِيثِهِمْ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُقْتَدَى بِهِمَا۔

(السنن الکبری البیهقی، کتاب الضحایا، باب الأضحیة سنة نحب لزومها ونکره ترکها:19034)

"میں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا، وہ اس بات کی ناگواری کی وجہ سے قربانی نہیں کرتے تھے کہ (اس مسئلے میں) ان کی اقتدا نہ کی جائے۔"

ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قربانی نہ کرنا قربانی کے سنت ہونے کی دلیل ہے، کیوں کہ اگر قربانی فرض ہوتی تو شیخین کبھی بھی اس عمل کو ترک نہ کرتے اور نہ لوگوں میں اس کے عدم وجوب کا تاثر پیدا کرتے۔

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الأُضْحِيَّةَ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَلَكِنَّهَا سُنَّةٌ مِنْ سُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُعْمَلَ بِهَا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ۔ (ترمذی، أبواب الأضاحي عن رسول الله ﷺ، باب الدليل على أن الأضحية سنة: تحت الحديث 1506)

"اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ قربانی واجب نہیں ہے، بلکہ رسول اللہ ﷺ کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے، اور اس پر عمل کرنا مستحب ہے، سفیان ثوری اور ابن مبارک کا یہی قول ہے۔"

ان دلائل سے ثابت ہوا کہ قربانی سنت ہے۔

قربانی کرنے والا اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ، وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ۔ (صحيح مسلم، كتاب الأضاحي، باب نهي من دخل عليه عشر ذي الحجة وهو مريد التضحية.....:1977)

"جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، وہ اپنے بالوں اور ناخنوں کو (نہ کاٹے) اپنے حال پر رہنے دے۔"

قربانی کے بغیر قربانی کا ثواب:

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى، جَعَلَهُ اللهُ عِيدًا لِهَذِهِ الْأُمَّةِ. فَقَالَ الرَّجُلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيحَةَ ابْنِي، أَفَأُضَحِّي بِهَا؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ، وَتُقَلِّمُ أَظْفَارَكَ، وَتَقُصُّ شَارِبَكَ، وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ، فَذَلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللهِ۔ (مسند احمد: 6575 وصححه شعيب الأرنؤوط)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مجھے اضحیٰ کے دن کے متعلق حکم دیا گیا ہے کہ اسے بطور عید مناؤں جسے کہ اللہ عزوجل نے اس امت کے لیے خاص کیا ہے۔" ایک آدمی نے کہا: فرمایے کہ اگر مجھے دودھ کے جانور کے سوا کوئی جانور نہ ملے تو کیا میں اس کی قربانی کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "نہیں' بلکہ اپنے بال کاٹ لو' ناخن اور مونچھیں تراش لو اور زیر ناف کی صفائی کرلو۔ اللہ کے ہاں تمھاری یہی کامل قربانی ہوگی۔"

مولانا محمد افضل صاحب لکھتے ہیں:

"ان دس دن (ذوالحج کے پہلے دس دن) کی فضیلت کے حصول کی خاطر کچھ لوگ ان دنوں میں عملی زندگی بہتر بنا لیتے ہیں، مگر جانوروں کی قربانی کے ساتھ ہی سنت انبیاء اور فطرت انسانی داڑھی کو بھی دنیا کی خاطر قربان کردیتے ہیں۔ یہ انتہائی کبیرہ گناہ ہے۔ اس سے توبہ کرنی چاہیے۔ ڈاڑھی سنت انبیاء بھی ہے۔ ڈاڑھی فطرت انسانی ہے۔ ڈاڑھی عورت اور مرد میں فرق کے لیے امتیازی علامت ہے۔ ڈاڑھی مسلمان کا مذہبی شعار ہے۔" (مسائل قربانی، صفحہ 41)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربانی کی قبولیت

قربانی کی قبولیت کی بنیادی دو شرطیں ہیں:

1۔ تقویٰ

اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کی قربانی کا احوال بیان کرتے ہیں:

إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ۔ (5:المائدہ:27)

"اس نے کہا بے شک اللہ متقی لوگوں ہی سے قبول کرتا ہے۔"

2۔ رزق حلال:

قربانی کا جانور حلال کمائی سے خریدا گیا ہو، حرام خور اور حلال مال میں حرام ملانے کی قربانی قابل قبول نہیں ہوتی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ: {يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا، إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ} [المؤمنون: 51] وَقَالَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ} [البقرة: 172] ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، يَا رَبِّ، يَا رَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ؟۔(مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها:1015)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک (مال) کے سوا (کوئی مال) قبول نہیں کرتا اللہ نے مومنوں کو بھی اسی بات کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے پیغمبران کرام! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو جو عمل تم کرتے ہو میں اسے اچھی طرح جاننے والا ہوں اور فرمایا اے مومنو! جو پاک رزق ہم نے تمھیں عنایت فرمایا ہے اس میں سے کھاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر کیا: جو طویل سفر کرتا ہے بال پراگندا اور جسم غبار آلود ہے۔ (دعا کے لیے آسمان کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے اے میرے رب اے میرے رب! جبکہ اس کا کھانا حرام کا ہے اس کا پینا حرام کا ہے اس کا لباس حرام کا ہے اور اس کو غذا حرام کی ملی ہے تو اس کی دعا کہاں سے قبول ہوگی۔

ان دو بنیادی شرطوں کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ کی قبولیت کے دیگر آداب وشرائط کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربانی کے جانور

اونٹ، اونٹنی:

بیل، گائے:

چھترا، چھتری:

بکرا، بکری:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۔(22:الحج:34)

”اور ہم نے ہر امت کے لیے ایک قربانی مقرر کی ہے، تاکہ وہ ان پالتو چوپاؤں پر اللہ کا نام ذکر کریں جو اس نے انھیں دیے ہیں۔“

”مَنسَكًا“ کے تین معنی ہو سکتے ہیں، عبادت، عبادت کی جگہ اور قربانی۔ یہاں آخری معنی زیادہ موزوں ہے، کیونکہ آگے جانوروں پر اللہ کا نام لینے کا ذکر آ رہا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے بطور نیاز قربانی کرنا تمام آسمانی شریعتوں کے نظام عبادت کا لازمی جز رہا ہے۔ اسلام میں بھی یہ بطور عبادت مقرر کی گئی ہے، اس میں حاجی، غیر حاجی کی کوئی قید نہیں ہے۔

لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۔(22:الحج:28)

”تاکہ وہ اپنے بہت سے فائدوں میں حاضر ہوں اور چند معلوم دنوں میں ان پالتو چوپاؤں پر اللہ کا نام ذکر کریں جو اس نے انھیں دیے ہیں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالاآیات میں قربانی کے مخصوص جانوروں "بھیمۃ الانعام" کا بیان ہوا ہے۔بھیمۃ الانعام (پالتوں جانوروں) سے کون سے چوپائے مراد ہیں،اس بھیمۃ الانعام کی توضیح قرآن میں دوسرے مقام پر بھی ہوئی ہے کہ پالتوں چوپاؤں سے مقصود اونٹ،گائے،اور بھیڑ بکری ہیں:

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ۔ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۔وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ۔(06:الانعام:142تا144)

اور چوپاؤں میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے اور کچھ زمین سے لگے ہوئے (پیدا کیے)۔ کھاؤاس میں سے جواللہ نے تمھیں رزق دیا اور شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو، بے شک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔آٹھ قسمیں،بھیڑ میں سے دو اور بکری میں سے دو۔اور اونٹوں میں سے دو اور گائیوں میں سے دو،کہہ کیا اس نے دونوں نر حرام کیے ہیں یا دونوں مادہ؟ یا وہ (بچہ) جس پر دونوں ماداؤں کے رحم لپٹے ہوئے ہیں؟ یا تم اس وقت حاضر تھے جب اللہ نے تمھیں اس کی وصیت کی تھی؟ پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے،تاکہ لوگوں کو کسی علم کے بغیر گمراہ کرے۔بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

یہ آیات دلیل ہیں کہ"بھیمۃ الانعام" کا اطلاق چوپاؤں کی اجناس،اونٹ،گائے،بھیڑ اور بکری پر ہی ہوتا ہے۔چناں چہ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا، يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ، فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ۔(بخاري، الأضاحي، باب من ذبح الأضاحي بيده:5558مسلم:1966)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے دو چتکبرے مینڈھے قربانی کیے، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پہلوؤں پر اپنا پاؤں رکھا اور" بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ " پڑھ کر ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

یاد رہے مکہ میں حج یا عمرہ پر کی جانے والی قربانی کو ہدی اور دوسرے مقامات پر کی جانے والی قربانی کو اضحیہ کہا جاتا ہے۔

لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ.....: یعنی ہم نے ہر امت کے لیے ایک قربانی مقرر کی ہے، تا کہ وہ ہمارے عطا کردہ پالتو چوپاؤں پر اللہ کا نام لے کر انھیں قربان کریں، نہ کہ کفار کی طرح ہمارے عطا کردہ چوپاؤں کو بتوں اور غیر اللہ کے آستانوں پر انھیں خوش کرنے کی نیت سے ذبح کریں۔ (تفسیر القرآن الکریم)

بھینس کی قربانی:

تحریر: علامہ ڈاکٹر حافظ ابو یحییٰ نور پوری

قربانی کے جانور: قرآنِ کریم نے قربانی کے لیے بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ کا انتخاب فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

(وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ) (الحج 22:28)

اور وہ معلوم ایام میں بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ پر اللہ کا نام ذکر (کر کے انہیں ذبح) کریں، پھر ان کا گوشت خود بھی کھائیں اور تنگ دستوں اور محتاجوں کو بھی کھلائیں۔

خود قرآنِ کریم نے الْأَنْعَام کی توضیح کرتے ہوئے ضَأن (بھیڑ)، مَعْز (بکری)، إبل (اونٹ) اور بَقَر (گائے)، چار جانوروں کا تذکرہ فرمایا۔ اور ان کے مذکر و مؤنث کو ملا کر انہیں ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ (جوڑوں کے لحاظ سے آٹھ) کہا۔ (الانعام 6:144-142)

انہی چار جانوروں کی قربانی پوری امتِ مسلمہ کے نزدیک اجماعی و اتفاقی طور پر مشروع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ان جانوروں کی خواہ کوئی بھی نسل ہو اور اسے لوگ خواہ کوئی بھی نام دیتے ہوں، اس کی قربانی جائز ہے۔مثلاً بھیڑ کی نسل میں سے دنبہ ہے۔اس کی شکل اور نام اگرچہ بھیڑ سے کچھ مختلف بھی ہے، لیکن چونکہ وہ بھیڑ کی نسل اور قسم میں شامل ہے، لہٰذا اس کی قربانی مشروع ہے۔اسی طرح مختلف ملکوں اور علاقوں میں بھیڑ کی اور بھی بہت سی قسمیں اور نسلیں ہیں جو دوسرے علاقوں والوں کے لیے اجنبی ہیں اور وہ انہیں مختلف نام بھی دیتے ہیں۔اس کے باوجود ان سب کی قربانی بھیڑ کی نسل وقسم ہونے کی بنا پر جائز اور مشروع ہے۔اسی طرح اونٹوں وغیرہ کا معاملہ ہے۔

گائے؛قربانی کا ایک جانور:

قربانی کے جانوروں میں سے ایک "بقر" (گائے) بھی ہے۔اس کی قربانی کے لیے کوئی نسل قرآن وسنت نے خاص نہیں فرمائی۔اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی زبانی ان کی قوم کو بقر ذبح کرنے کا حکم دیا، لیکن قومِ موسیٰ نے اس کی ہیئت وکیفیت کے بارے میں سوال پر سوال شروع کر دیے جس کی بنا پر انہیں سختی کا سامنا کرنا پڑا۔سورۂ بقرہ کی کئی آیات اس کی تفصیل بیان کرتی ہیں۔انہی آیات کی تفسیر میں امام المفسرین، علامہ ابوجعفر، محمد بن جریر بن یزید بن غالب، طبری رحمہ اللہ (224-310ھ) صحابہ وتابعین اور اہل علم کا قول نقل فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

إِنَّهُمْ كَانُوا فِي مَسْأَلَتِهِمْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُوسٰى، ذٰلِكَ مُخْطِئِينَ، وَأَنَّهُمْ لَوْ كَانُوا اسْتَعْرَضُوا أَدْنٰى بَقَرَةٍ مِّنَ الْبَقَرِ، إِذْ أُمِرُوا بِذَبْحِهَا،......فَذَبَحُوهَا، كَانُوا لِلْوَاجِبِ عَلَيْهِمْ، مِنْ أَمْرِ اللهِ فِي ذٰلِكَ، مُؤَدِّينَ، وَلِلْحَقِّ مُطِيعِينَ، إِذْ لَمْ يَكُنِ الْقَوْمُ حُصِرُوا عَلٰى نَوْعٍ مِّنَ الْبَقَرِ دُونَ نَوْعٍ، وَسِنٍّ دُونَ سِنٍّ ......، وَأَنَّ اللَّازِمَ كَانَ لَهُمْ، فِي الْحَالَةِ الْأُولٰى، اسْتِعْمَالُ ظَاهِرِ الْأَمْرِ، وَذَبْحُ أَيِّ بَهِيمَةٍ شَاءُوا، مِمَّا وَقَعَ عَلَيْهَا اسْمُ بَقَرَةٍ

قومِ موسیٰ، گائے کے بارے میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے سوالات کرنے میں غلطی پر تھی۔جب انہیں گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا، اس وقت وہ گائے کی کوئی ادنیٰ قسم بھی ذبح کر دیتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحکم الٰہی کی تعمیل ہوجاتی اوران کافرض اداہوجاتا،کیونکہ ان کے لیے گائے کی کسی خاص قسم یاکسی خاص عمر کاتعین نہیں کیا گیا تھا۔۔۔ان کے لیے ضروری تھا کہ پہلی ہی دفعہ ظاہری حکم پر عمل کرتے ہوئے کوئی بھی ایسا جانور ذبح کردیتے،جس پر بقر کالفظ بولا جاتا تھا۔(جامع البیان عن تاویل آی القرآن[تفسیر الطبری]:2/100)

معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ گائے ذبح کرنے کاحکم فرمائے توگائے کی کوئی بھی قسم یانسل ذبح کرنے سے حکم الٰہی پرعمل ہوجاتا ہےاور یہ بات لغتِ عرب میں اوراہل علم کے ہاں طے ہے کہ جس طرح بختی ،اِبل(اونٹ) کی ایک نسل ہے،اسی طرح بھینس،بقر(گائے)کی ایک نسل وقسم ہے۔اس میں متقدمین اہل علم کابالکل کوئی اختلاف نہیں،جیسا کہ:

اہل علم کااتفاق:

امام اہل سنت،امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ(164-241ھ)سے پوچھا گیا کہ کیا بھینس کی قربانی میں سات حصے ہوسکتے ہیں؟توانہوں نے فرمایا:

لَا أَعْرِفُ خِلَافَ هٰذَا۔

مجھےاس میں کسی اختلاف کاعلم نہیں۔

(مسائل الامام احمدواسحاق بروایۃ الکوسج،رقم المسئلۃ:2865)

امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ نے بھی اس بارے میں امام احمد رحمہ اللہ کی موافقت کی ہے۔(ایضا)

شیخ الحدیث،مولانا رفیق اثری حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

یہ مسئلہ کہ قربانی میں بھینس ذبح کی جاسکتی ہے یانہیں،سلف صالحین میں متنازعہ مسائل میں شمار نہیں ہوا۔چند سال سے یہ مسئلہ اہل حدیث عوام میں قابل بحث بنا ہوا ہے،جبکہ ایسے مسئلہ میں شدت پیدا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔(بھینس کی قربانی کاتحقیقی جائزہ ازنعیم الحق ملتانی صاحب،ص:19)

واقعی متقدمین اہل علم کایہی خیال رہا ہے،جیسا کہ متقدمین اہل علم اوراہل لغت کی نظر میں:

1۔لیث بن ابوسلیم(اختلط فی آخرعمرہ)(م:138/148ھ)کاقول ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْجَامُوسُ وَالْبُخْتِيُّ مِنَ الْأَزْوَاجِ الثَّمَانِيَةِ.

بھینس (گائے کی ایک قسم) اور بختی (اونٹ کی ایک قسم) ان آٹھ جوڑوں میں سے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔ (تفسیر ابن ابی حاتم: 5/1403، وسندہ، حسنٌ)

2۔ لغت و ادبِ عربی کے امام، ابومنصور، محمد بن احمد، ازہری، ہروی (282-370ھ) فرماتے ہیں:

وَأَجْنَاسُ الْبَقَرِ، مِنْهَا الْجَوَامِيسُ، وَاحِدُهَا جَامُوسٌ، وَهِيَ مِنْ أَنْبَلِهَا، وَأَكْرَمِهَا، وَأَكْثَرِهَا أَلْبَانًا، وَأَعْظَمِهَا أَجْسَامًا.

گائے کی نسلوں میں سے جوامیس (بھینسیں) ہیں۔ اس کی واحد جاموس ہے۔ یہ گائے کی بہترین اور عمدہ ترین قسم ہے۔ یہ گائے کی سب اقسام میں سے زیادہ دودھ دینے والی اور جسمانی اعتبار سے بڑی ہوتی ہے۔ (الزاھر فی غریب ألفاظ الشافعی، ص: 101)

3۔ امامِ لغت، علامہ، ابوالحسن، علی بن اسماعیل، المعروف بہ ابن سیدہ (398-458ھ) لکھتے ہیں:

وَالْجَامُوسُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ.

بھینس، گائے کی ایک نسل ہے۔ (المحکم والمحیط الأعظم: 7/283)

4۔ عربی زبان کے ادیب اور لغوی، ابوالفتح، ناصر بن عبدالسید، معتزلی، مطرزی (538-610ھ) لکھتے ہیں: وَالْجَامُوسُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ

بھینس، گائے ہی کی نسل سے ہے۔ (المغرب فی ترتیب المعرب، ص: 89)

5۔ مشہور فقیہ و محدث، علامہ عبد اللہ بن احمد بن محمد، المعروف بہ ابن قدامہ، مقدسی رحمہ اللہ (541-620ھ) فرماتے ہیں: وَالْجَوَامِيسُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ، وَالْبَخَاتِي نَوْعٌ مِّنَ الْإِبِلِ.

بھینسیں، گائے کی نوع (نسل) سے ہیں اور بختی، اونٹوں کی نوع (نسل) سے۔ (الکافی فی فقہ الإمام أحمد: 1/390)

6۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے جد امجد، محدث و مفسر، ابوالبرکات، عبدالسلام بن عبداللہ، حرانی رحمہ اللہ (590-652ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْجَوَامِسُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ

بھینسیں، گائے کی ایک نوع (نسل) ہیں۔

(المحرر فی الفقہ علی مذہب الامام احمد بن حنبل:1/215)

7۔ شارح صحیح مسلم، معروف لغوی، حافظ ابوزکریا، یحییٰ بن شرف، نووی رحمہ اللہ (631-676ھ)، ابواسحاق شیرازی (393-474ھ) کی کتاب التنبیہ فی الفقہ الشافعی کی تشریح و تعلیق میں فرماتے ہیں:

وَيُنْكَرُ عَلَى الْمُصَنِّفِ كَوْنُه، قَالَ : وَالْجَوَامِسُ وَالْبَقَرُ، فَجَعَلَهُمَا نَوْعَيْنِ لِلْبَقَرِ، وَكَيْفَ يَكُونُ الْبَقَرُ أَحَدَ نَوْعَيِ الْبَقَرِ ...... قَالَ الْأَزْهَرِيُّ : أَنْوَاعُ الْبَقَرِ، مِنْهَا الْجَوَامِيسُ، وَهِيَ أَنْبَلُ الْبَقَرِ

مصنف کا [وَالْجَوَامِيسُ وَالْبَقَرُ] کہنا قابل اعتراض ہے، انہوں نے گائے اور بھینس کو گائے کی نسلیں قرار دیا ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ گائے ہی گائے کی دو نسلوں (بھینس اور گائے میں سے) ایک نسل ہو؟۔۔۔ازہری کہتے ہیں کہ بھینس، گائے کی ایک نوع ہے اور یہ گائے کی تمام نسلوں سے عمدہ ترین نسل ہے۔(تحریر ألفاظ التنبیہ،:106)

8۔لغتِ عرب میں امام و حجت کا درجہ رکھنے والے علامہ، ابوالفضل، محمد بن مکرم، انصاری، المعروف بہ ابن منظور افریقی (630-711ھ) فرماتے ہیں:

وَالْجَامُوسُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ

بھینس، گائے کی ایک نسل ہے۔(لسان العرب:6/43)

9۔معروف لغوی، علامہ ابوالعباس، احمد بن محمد بن علی، حموی (م:770ھ) لکھتے ہیں:

وَالْجَامُوسُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ. بھینس، گائے کی ایک نسل ہے۔

(المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر:1/108)

10۔لغتِ عرب کی معروف ومشہور کتاب تاج العروس میں مرقوم ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْجَامُوسُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ ۔ بھینس، گائے کی نسل سے ہے۔
(تاج العروس من جواھر القاموس لأبی الفیض الزبیدی: 15/513)

11۔لغت عرب کی معروف کتاب المعجم الوسیط میں ہے:

اَلْجَامُوسُ حَيَوَانٌ أَهْلِيٌّ، مِنْ جِنْسِ الْبَقَرِ۔
بھینس، گائے کی نسل سے ایک گھریلو جانور ہے۔(المعجم الوسیط: 1/134)

نیز اسی کتاب میں لکھا ہے: اَلْبَقَرُ : جِنْسٌ مِّنْ فَصِيلَةِ الْبَقَرِيَّاتِ، يَشْمَلُ الثَّوْرَ وَالْجَامُوسَ . بَقَر، گائے کے خاندان سے ایک جنس ہے جو کہ بَیل (گائے) اور بھینس پر مشتمل ہے۔(المعجم الوسیط: 1/65)

اس سے معلوم ہوا کہ چودھویں صدی کے بعض انتہائی قابل احترام اہل علم کا یہ کہنا کہ بھینس کا گائے کی نسل سے ہونا اہل علم سے واضح طور پر ثابت نہیں، بلکہ بھینس بعض احکام میں گائے کی طرح تھی اور اس کے لیے لفظ كَالْبَقَرِ/بِمَنْزِلَةِ الْبَقَرِ (گائے جیسی) مستعمل تھا۔اور کسی لغوی کو غلطی لگنے کی وجہ سے اس نے كَالْبَقَرِ/بِمَنْزِلَةِ الْبَقَرِ (گائے جیسی) کے بجائے نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ (گائے کی نسل) لکھ دیا۔۔۔قطعاً درست نہیں، کیونکہ غلطی کسی ایک اہل علم یا لغوی کو لگنی تھی یا سارے اہل علم اور لغویوں کو؟ بہت سے معروف لغویوں اور اہل علم نے اپنی مشہور زمانہ کتب میں بھینس کے گائے کی نسل ہونے کی تصریح کی اور ہمارے علم کے مطابق تیرہویں صدی ہجری تک کسی ایک بھی لغوی نے اس کی تردید یا انکار نہیں کیا۔اگر یہ بات غلط ہوتی تو ماہرین لغت عرب ضرور اس کی وضاحت کرتے۔

بھینس کے نام میں گائے کا ذکر:

بعض لوگ یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ گائے اور بھینس کے نام ہی میں فرق ہے۔اگر بھینس ،گائے کی نسل سے ہوتی تو اس کا نام گائے ہوتا، نہ کہ کچھ اور۔جب عرف میں اسے کوئی گائے کہتا اور سمجھتا ہی نہیں تو یہ گائے ہے ہی نہیں۔ان کے لیے عرض ہے کہ بھینس کے لیے عربی میں لفظ ''جاموس'' استعمال ہوتا ہے جو کہ فارسی سے منتقل ہو کر عربی میں گیا ہے۔فارسی میں یہ نام ''گاؤمیش''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا۔عربی زبان کی اپنی خاص ہیئت کی بنا پر اس کا تلفظ تھوڑا سا بدل گیا اور یہ "جاموس" ہو گیا۔اس بات کی صراحت لغتِ عرب کی قریباً تمام امہات الکتب میں لفظ "جاموس" کے تحت موجود ہے۔اس فارسی نام میں واضح طور پر لفظ "گاؤ" (گائے) موجود ہے۔اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ بھینس اصل میں گائے ہی کی ایک نسل ہے۔چونکہ گائے کی یہ نسل (بھینس) عربی علاقوں میں موجود نہیں تھی، بلکہ عجمی علاقوں میں ہوتی تھی، عربوں کے ہاں معروف نہ تھی، اسی لیے اس کا نام فارسی سے عربی میں لانا پڑا۔

اس کی وضاحت کے لیے ہم معروف محمد بن صالح عثیمین (1347-1421ھ) کا قول نقل کرتے ہیں۔ان سے بھینس کی قربانی کے بارے میں سوال ہوا اور پوچھا گیا کہ جب بھیڑ اور بکری دونوں کا ذکر قرآنِ کریم نے کیا ہے (حالانکہ یہ ایک ہی نسل [غنم] سے ہیں) تو بھینس اور گائے دونوں کا ذکر کیوں نہیں کیا (اگر یہ بھی ایک ہی نسل ہیں)؟ تو انہوں نے فرمایا: اَلْجَامُوسُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ، وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ الْمَعْرُوفَ عِنْدَ الْعَرَبِ الَّذِينَ يُحَرِّمُونَ مَا يُرِيدُونَ، وَيُبِيحُونَ مَا يُرِيدُونَ، وَالْجَامُوسُ لَيْسَ مَعْرُوفًا عِنْدَ الْعَرَبِ.

"بھینس، گائے ہی کی نسل ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں صرف ان جانوروں کا ذکر کیا ہے، جو عربوں کے ہاں معروف تھے۔(دورِ جاہلیت میں) عرب اپنے پسندیدہ جانوروں کو حلال اور اپنے ناپسندیدہ جانوروں کو حرام قرار دیتے تھے۔بھینس تو عربوں کے ہاں معروف ہی نہ تھی (اور مقصد حلت وحرمت بتانا تھا، نہ کہ نسلیں)۔" (مجموع فتاوی ورسائل فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین:25/34)

تنبیہ:

بعض اہل علم کا یہ کہنا درست نہیں کہ چونکہ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام نے بھینس کی قربانی نہیں کی، لہٰذا اس کی قربانی سے احتراز بہتر ہے اور یہ احوط واولیٰ ہے۔ہمارا ان اہل علم سے مؤدبانہ سوال ہے کہ ان کی یہ احتیاط صرف گائے کی ایک نسل "بھینس" ہی کے بارے میں کیوں ہے؟ ان کو چاہیے کہ گائے کی جو جو نسلیں نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام نے قربانی میں ذبح کیں، صرف انہی کی اجازت دیں۔کیا بھینس کے علاوہ موجودہ دور میں پائے جانے والی گائے کی تمام نسلیں نبی اکرم ﷺ اور صحابہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرام نے قربانی میں ذبح کی تھیں؟اس طرح تو دیسی، ولائتی، فارسی، افریقی، تمام قسم کی گائے کی قربانی سے احتراز کرنا ہوگا اور اسی طرح بھیڑ و بکری اور اونٹ کا بھی معاملہ ہوگا۔ پھر ہر شخص قربانی کے لیے عربی گائے، عربی اونٹ، عربی بھیڑ اور عربی بکرا کہاں سے لائے گا؟ اگر کوئی عربی نسل سے کوئی جانور تلاش بھی کر لے تو اسے تحقیق کرنا پڑے گی کہ یہ بعینہ اسی نسل سے ہے جو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام نے قربانی کی تھی یا بعد میں پیدا ہونے والی کوئی نسل ہے!

پھر یہ احتیاط والی بات اس لیے بھی عجیب سی ہے کہ اگر بھینس، گائے نہیں تو اس کی قربانی سرے سے جائز ہی نہیں اور اگر یہ گائے ہے تو اس کی قربانی بالکل جائز ہے۔ اس میں کوئی درمیانی راستہ تو ہے ہی نہیں۔

الحاصل:

بھینس، گائے کی ایک نسل ہے۔ اس کی قربانی بالکل جائز ہے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں۔

واللہ أعلم بالصواب وعلمه أبرم وأحکم (حافظ ابویحییٰ نورپوری کا مضمون ختم ہوا)

خصی جانور کی قربانی:

خصی جانور کی قربانی درست ہے۔ رسول کریم ﷺ نے خصی جانور کی قربانی دی ہے۔ (ابن ماجه، کتاب الأضاحي، باب أضاحي رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: 3122 وصححه الالبانی)

بانجھ جانور کی قربانی:

قربانی کے عیوب جو تفصیل کتب احادیث میں بیان کی گئی ہے ان میں عقیم یعنی بانجھ پن کو بطور عیب بیان نہیں کیا گیا لہٰذا اس جانور قربانی کے جواز میں کوئی شبہ نہ ہونا چاہیے اور اہل علم اس کی قربانی کے جواز کے قائل ہیں۔ (قربانی کے احکام ومسائل از مفتی عبیداللہ عفیف، صفحہ 149)

دودھ والے جانور کی قربانی:

دودھ والے جانور کی قربانی سے گریز کرنا چاہیے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحٰى، جَعَلَهُ اللهُ عِيدًا لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ. فَقَالَ الرَّجُلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيحَةَ ابْنِي، أَفَأُضَحِّي بِهَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ، وَتُقَلِّمُ أَظْفَارَكَ، وَتَقُصُّ شَارِبَكَ، وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ، فَذٰلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللهِ.

(مسند احمد: 6575 وصححہ شعیب الأرنؤوط)

"مجھے اضحیٰ کے دن کے متعلق حکم دیا گیا ہے کہ اسے بطور عید مناؤں جسے کہ اللہ عزوجل نے اس امت کے لیے خاص کیا ہے۔" ایک آدمی نے کہا: فرمایئے کہ اگر مجھے دودھ کے جانور کے سوا کوئی جانور نہ ملے تو کیا میں اس کی قربانی کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "نہیں، بلکہ اپنے بال کاٹ لو، ناخن اور مونچھیں تراش لو اور زیر ناف کی صفائی کر لو۔ اللہ کے ہاں تمہاری یہی کامل قربانی ہوگی۔"

حاملہ جانور کی قربانی:

حاملہ جانور کی قربانی کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ. (ابوداؤد، كتاب الضحايا، باب ما جاء في ذكاة الجنين: 2828)

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(قربانی کے جانور کے پیٹ سے نکلنے والے) بچے کا ذبح کرنا اس کی ماں کے ذبح کرنے میں ہے۔"

قربانی کا جانور تبدیل کرنا:

عَنْ سلمة بن كهيل، عَنْ خَالٍ لَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَلِيًّا عَنْ أُضْحِيَّةٍ اشتراها، فقال: أو عينتموها لِلْأُضْحِيَّةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَكَرِهَهُ. (التلخيص الحبير 4/359)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلمہ بن کہیل کے ماموں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں نے قربانی کا جانور خریدا تھا، اب میں اسے تبدیل کرلوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے اس جانور کو قربانی کے لیے معین کرلیا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے تبدیل کرنے کو ناپسند فرمایا۔

مفتی عبیداللہ عفیف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قربانی کے جانور کی مقرر کے بعد اسے تبدیل کرنا مناسب نہیں۔ واللہ اعلم (قربانی کے احکام ومسائل، صفحہ 34)

قربانی کا جانور گم ہوجانا:

أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَرَتْ بَدَنَةً فَأَضَلَّتْهَا، فَاشْتَرَتْ مَكَانَهَا، ثُمَّ وَجَدَتْهَا فَنَحَرَتْهُمَا جَمِيعًا، ثُمَّ قَالَتْ: كَانَ فِي عِلْمِ اللّٰهِ أَنْ أَنْحَرَهُمَا جَمِيعًا.

(التلخیص الحبیر: 266/4)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قربانی کا جانور خریدا تو پھر وہ گم ہوگیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے بدلے میں ایک اور قربانی خرید فرمالی۔ پھر پہلا جانور بھی مل گیا تو انھوں نے دونوں کی قربانی کردی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات پہلے سے تھی کہ میں اس کی بارگاہ میں دو قربنیاں ذبح کروں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربانی کے اوصاف

خوب صورت جانور:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَضَحّٰى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ۔ (بخاری، کتاب الحج، باب نحر البدن قائمۃ:1714)

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اور رسول کریم ﷺ مدینہ میں دو خوب صورت (سیاہ و سفید رنگ کے) سینگوں والے مینڈھے ذبح کیے۔"

مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب فی اضحیۃ النبی ﷺ:5553، 5554، 5555۔

موٹا تازہ جانور:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ، اشْتَرَى كَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ، سَمِينَيْنِ، أَقْرَنَيْنِ، أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوءَيْنِ۔ (ابن ماجه، كتاب الأضاحي، باب أضاحي رسول الله ﷺ:3122 و صححه الالبانی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب قربانی کرنا چاہتے تو دو بڑے بڑے، موٹے تازے، سینگوں والے خوب صورت (سیاہ اور سفید رنگ کے) اور خصی مینڈھے خریدتے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَأَنْ نُضَحِّيَ بِأَسْمَنِ مَا نَجِدُ۔ (المستدرك على الصحيحين، كتاب الأضاحي:7560 وانظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سبل السلام للیمانی:439/1)

حضرت زید بن حسن رحمہ اللہ علیہ اپنے والد گرامی قدر حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم جس قدر موٹا تازہ جانور پائیں، قربانی کریں۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، قَالَ: كُنَّا نُسَمِّنُ الأُضْحِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ۔ (بخاری، كتاب الأضاحي، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لأبي بردة: قبل حديث 5552)

حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ طیبہ میں قربانی کے جانوروں موٹا کیا کرتے تھے، اور مسلمان بھی جانوروں کو پال کر موٹے تازے کیا کرتے تھے۔

ایک سو اونٹ ذبح کرنے والا واقعہ آپ گزشتہ پڑھ چکے ہیں۔

افضل قربانی:

افضل قربانی اونٹ کی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ يَوْمَ الأَضْحَى بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَقَدْ كَانَ إِذَا لَمْ يَنْحَرْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى۔ (نسائی، كتاب الضحايا، ذبح الإمام أضحيته بالمصلى: 4367)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیدالاضحیٰ کے دن مدینہ طیبہ میں اونٹ نحر فرمایا۔ اور اگر (کسی سال) اونٹ نحر نہ فرماتے تو قربانی کو عیدگاہ میں ذبح فرماتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربانی کے جانور کی عمر

قربانی کا جانور دودنتا ہو:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ۔ (مسلم، كتاب الأضاحي، باب سن الأضحية: 1963)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صرف مسنہ (دودانتا) جانور کی قربانی کرو ہاں! اگر تم کو دشوار ہو تو ایک سالہ دنبہ یا مینڈھا ذبح کردو۔"

کھیرے جانور کی قربانی کا جواز:

مندرجہ بالا حدیث کے الفاظ ہیں:

لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ۔

صرف مسنہ (دودنتا) جانور کی قربانی کرو ہاں! اگر تم کو دشوار ہو تو ایک سالہ دنبہ یا مینڈھا ذبح کردو۔"

دشواری کی دو صورتیں ہیں۔

1۔ تلاش کرنے کے باوجود دانتا جانور مل ہی نہیں رہا۔

2۔ دوانتا جانور مل رہا ہے لیکن آدمی اس کی قیمت ادا نہیں کرسکتا یعنی کی قوت خرید سے باہر ہے۔

ان دو صورتوں میں مال کی کمی یا نہ ملنے صورت میں وہ ایک سال کا کھیرا دنبے چھترے بھیڑ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنس سے کرسکتا ہے۔

قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُجْزِئَ الْجَذَعُ مِنَ الْمَعْزِ وَقَالُوا إِنَّمَا يُجْزِئُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ۔ (ترمذی، أبواب الأضاحي عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في الذبح بعد الصلاة: 1508)

اور اہل علم کا اجماع ہے کہ بکری کے جذع کی قربانی درست نہیں ہے، وہ کہتے ہیں البتہ بھیڑ کے جذع کی قربانی درست ہے۔

الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا ضَحَايَا فَأَصَابَنِي جَذَعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَصَابَنِي جَذَعٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ۔ (مسلم، کتاب الأضاحي، باب سن الأضحية: 1965)

حضرت جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہا رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان قربانی کے کچھ جانور بانٹے تو مجھے ایک سالہ بھیڑ یا بکری ملی۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول اللہ ﷺ! میرے حصے میں ایک سالہ بھیڑ یا بکری آئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اسی کی قربانی کردو۔

بکری (یا بھیڑ) کے اس بچے کو "جذعہ" کہتے ہیں جو آٹھ یا نو ماہ کا ہو گیا ہو۔ دیکھئے القاموس الوحید (ص 243) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا: جمہور کے نزدیک بھیڑ (دُنبے) کا جذعہ اسے کہتے ہیں جس نے ایک سال پورا کرلیا ہو۔ (فتح الباری 10/5 تحت ح 5547)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربانی کے جانور کے عیوب

1۔واضح بھینگا جانور:

2۔واضح بیمار جانور:

3۔واضح لنگڑا جانور:

4۔انتہائی کم زور جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو:

عَنِ الْبَرَاءِ بْنَ عَازِبٍ مَا لَا يَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابِعِي أَقْصَرُ مِنْ أَصَابِعِهِ وَأَنَامِلِي أَقْصَرُ مِنْ أَنَامِلِهِ فَقَالَ: أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ، فَقَالَ الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا، وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا، وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تَنْقَى۔

(ابو داؤد، کتاب الضحایا، باب ما یکرہ من الضحایا:2802)

حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ قربانی میں کون سا جانور جائز نہیں؟ تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہم میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور میری انگلیاں اور پورے آپ ﷺ کی انگلیوں اور پوروں سے بہت چھوٹے ہیں۔ آپ ﷺ نے (چار انگلیوں کے اشارہ سے) فرمایا "چار قسم کے جانور قربانی میں جائز نہیں ہیں' کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو' بیمار جس کی بیماری واضح ہو' لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور انتہائی کمزور کہ اس کی ہڈی میں گودا نہ ہو۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5۔کان میں کوئی نقص نہ ہو:

قربانی کے جانور کا کان صحیح سالم ہونا چاہیے،جس جانور کا کان کٹ کر آگے سے لٹکا ہوا ہو یا پیچھے سے کٹ کر لٹکا ہوا ہو یا لمبائی میں کٹا ہوا ہو یا چوڑائی میں کٹا ہوا ہو یا کان میں گول سوراخ ہو،ایسے جانور کی قربانی نہ کی جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ۔(نسائی، کتاب الضحایا،الشرقاء وهي مشقوقة الأذن:4381وقال الالبانی:حسن صحیح فی الإرواء،4/362_363)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ قربانی کے جانور کے کان اور آنکھ غور سے دیکھیں (کہ ان میں کسی قسم کی کوئی خرابی نہ ہو)۔

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَيْنِ وَلَا نُضَحِّيَ بِعَوْرَاءَ، وَلَا مُقَابَلَةٍ، وَلَا مُدَابَرَةٍ، وَلَا خَرْقَاءَ، وَلَا شَرْقَاءَ۔(ابوداؤد، کتاب الضحایا،باب ما یکرہ من الضحایا:2804 وصححہ الالبانی فی الاواء،4/364)

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم (قربانی کے جانوروں کی) آنکھیں اور کان غور سے دیکھ لیا کریں اور کوئی ایسی قربانی نہ کریں جو کانی ہو یا اس کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو یا کان چیرا ہوا ہو یا اس میں سوراخ ہو۔

6۔سینگ میں کوئی نقص نہ ہو:

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى أَنْ يُضَحَّى بِعَضْبَاءِ الْأُذُنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْقَرْنِ۔(ابوداؤد، کتاب الضحایا،باب ما یکرہ من الضحایا:2805وحسنہ الالبانی فی الارواء4/362)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے جس کا کان یا سینگ جڑ سے کٹ گیا ہو یا ٹوٹ گیا ہو۔

اپنی طرف سے نقص مقرر کرنا:

قَالَ: قُلْتُ: فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ. قَالَ: مَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ۔ (ابوداؤد، کتاب الضحایا،باب مایکرہ من الضحایا:2802)

عبید بن فیروز نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے ایسا جانور بھی ناپسند ہے جس کے دانت میں عیب ہو۔ سیدنا براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو تمھیں ناپسند ہو تو اسے چھوڑ دو مگر دوسروں کے لیے حرام نہ ٹھہراؤ۔

اپنی طرف سے کوئی عیب مقرر نہیں کرنا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربانی کے جانوروں میں شراکت

گائے اور اونٹ کے زیادہ سے زیادہ حصے دار:

قربانی کے جانوروں میں گائے میں سات اور اونٹ میں دس افراد شریک ہو سکتے ہیں۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا کہتے ہیں:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَ الأَضْحَى، فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً، وَفِي الْجَزُورِ عَشَرَةً۔ (ترمذی، أبواب الحج عن رسول الله ﷺ، باب ماجاء في الاشتراك في البدنة والبقرة:905)

ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ عیدالاضحیٰ کا دن آ گیا، چناں چہ گائے میں ہم سات سات لوگ اور اونٹ میں دس دس لوگ شریک ہوئے۔

قربانی میں حصے داروں کی یہ آخری حد ہے یعنی گائے میں زیادہ سے زیادہ سات اور اونٹ میں زیادہ سے زیادہ دس افراد شریک ہو سکتے ہیں۔اکیلا آدمی بھی اپنی طرف سے گائے یا اونٹ ذبح کرسکتا ہے۔بلکہ ایک سے زیادہ جانور بھی کرسکتا ہے۔جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے ایک سو اونٹ قربان کیے۔

لیکن اگر قربانی ہدی ہو تو اونٹ اور گائے میں سات سات افراد ہی شریک ہوں گے۔ہدی اس قربانی کو کہتے ہیں جو حاجی مکہ مکرمہ میں پیش کرتے ہیں۔(مسلم، کتاب الحج، باب الاشتراك في الهدي وإجزاء البقرة والبدنة كل منهما عن سبعة:1318)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک گھرانہ کے لیے ایک بکرا یا چھترا:

عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ یَقُولُ: سَأَلْتُ أَبَا أَیُّوبَ الْأَنْصَارِیَّ: کَیْفَ کَانَتِ الضَّحَایَا عَلَی عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؛ فَقَالَ: »کَانَ الرَّجُلُ یُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَیْتِهِ، فَیَأْکُلُونَ وَیُطْعِمُونَ حَتّٰی تَبَاهَی النَّاسُ، فَصَارَتْ کَمَا تَرَی۔ (جامع الترمذی، أبواب الأضاحي عن رسول اللّٰه ﷺ، باب ما جاء أن الشاة الواحدة تجزي عن أهل البیت: 1505)

عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا! رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قربانیاں کیسے ہوتی تھی؟ انھوں نے فرمایا: ایک آدمی اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کرتا تھا، وہ لوگ خود کھاتے تھے اور دوسروں کو کھلاتے تھے یہاں تک کہ لوگ (کثرت قربانی پر) فخر کرنے لگے، اور اب یہ صورت حال ہوگئی جو دیکھ رہے ہو۔

معلوم ہوا کہ ایک گھرانہ کے لیے ایک بکرا چھترا کافی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربانی کے ایام

قربانی کے وقت کی ابتدا:

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، مَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ، فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ، وَقَدْ ذَبَحَ فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً. فَقَالَ: اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔ قَالَ مُطَرِّفٌ: عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ۔ (بخاری، کتاب الأضاحي، باب سنة الأضحية: 5545)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج (عیدالاضحیٰ کے دن) کی ابتدا ہم نماز (عید) سے کریں گے پھر واپس آکر قربانی کریں گے۔ جو اس طرح کرے گا وہ ہماری سنت کے مطابق کرے گا لیکن جو شخص (نماز عید سے) پہلے ذبح کرے گا تو اس کی حیثیت صرف گوشت کی ہوگی جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کر لیا ہے، قربانی وہ قطعاً بھی نہیں۔ اس پر ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، انھوں نے (نماز عید سے پہلے ہی) ذبح کر لیا تھا اور عرض کیا کہ میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا بکرا ہے (کیا اس کی دوبارہ قربانی اب نماز کے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرلوں؟) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کی قربانی کرلو لیکن تمھارے بعد یہ کسی اور کے لیے کافی نہیں ہوگا۔ مطرف نے عامر سے بیان کیا اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی اس کی قربانی پوری ہوگی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کے مطابق عمل کیا۔

قربانی کا عمل نماز عیدالاضحیٰ کی ادائیگی کے بعد شروع ہوتا ہے، اور قربانی کا اختتام 13 ذوالحج تک ہے۔ آئندہ سطور میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

جانور کب ذبح کیا جائے:

وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رضى الله عنه - قَالَ: شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللهِ- صلى الله عليه وسلم -فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ بِالنَّاسِ، نَظَرَ إِلَى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ، فَقَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ۔ (بخاري، الأضاحي، باب من ذبح قبل الصلاة أعاد:5562)

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عیدالاضحیٰ میں رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر تھا۔ چناں چہ جب آپ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا چکے تو دیکھا کہ ایک بکری ذبح کی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ اس کی جگہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے۔“

قربانی کا افضل دن:

بلاشبہ 10 ذوالحجہ کا دن قربانی کا افضل دن ہے، کیوں کہ یہ عشرہ ذوالحجہ کے ابتدائی ایام میں داخل ہے۔ اور اعمال صالحہ کے حسن اور عنداللہ قبول ہونے کے اعتبار سے ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن باقی ایام سے افضل و برتر ہیں۔ نیز نبی کریم ﷺ کا معمول بھی دس ذوالحجہ کو قربانی کرنا رہا ہے۔ لہذا دس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ذوالحجہ کو جانور ذبح کرنا افضل اور زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هَذِهِ: قَالُوا: وَلَا الْجِهَادُ. قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ۔ (بخاري، أبواب العيدين، باب فضل العمل في أيام التشريق: 969)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان دنوں کے عمل سے زیادہ کسی دن کے عمل میں فضیلت نہیں۔لوگوں نے دریافت کیا اور جہاد میں بھی نہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں جہاد میں بھی نہیں سوائے اس شخص کے جو اپنی جان و مال خطرہ میں ڈال کر نکلا اور واپس آیا تو ساتھ کچھ بھی نہ لایا۔(سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کردیا)۔

قربانی کے تین دن:

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: الْأَيَّامُ الْمَعْلُومَاتُ وَالْمَعْدُودَاتُ هُنَّ جَمِيعُهُنَّ أَرْبَعَةُ أَيَّامٍ، فَالْأَيَّامُ الْمَعْلُومَاتُ يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ، وَالْأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ يَوْمِ النَّحْرِ۔ (تفسير القرآن العظيم لابن أبي حاتم، سورة الحج: 13894 وقال صححه ابن كثير في التفسير 416/5)

حضرت نافع کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ ایام معلومات اور ایام معدودات کل چار دن ہیں، چناں چہ ایام معلوم یوم نحر (دس ذوالحجہ) اور اس کے بعد دو دن (یعنی کل تین دن؛ دس، گیارہ، بارہ، ذوالحجہ، کے ایام ہیں) اور ایام معدودات یوم نحر (دس ذوالحجہ) کے بعد تین دن (11، 12، 13 ذوالحجہ) ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: الذَّبْحُ بَعْدَ النَّحْرِ يَوْمَانِ۔ (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب من قال الأضحى يوم النحر ويومين بعد.....: 19255)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربانی کے چار دن:

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ. (مسند احمد: 16751 وصححه الالبانی فی صحیح الجامع الصغیر: 4537)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں:

"سارے ایام تشریق (11، 12، 13 ذوالحج) قربانی کے دن ہیں۔"

اس سے معلوم ہوا کہ قربانی 13 ذوالحج کو بھی کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح کل چار دن قربانی کے ہوتے ہیں۔

میت کی طرف سے قربانی:

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ كَانَ يَأْمُرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَنْحَرَ مِائَةَ بَدَنَةٍ، وَإِنَّ هِشَامَ بْنَ الْعَاصِ نَحَرَ حِصَّتَهُ مِنْ ذَلِكَ خَمْسِينَ بَدَنَةً، أَفَأَنْحَرُ عَنْهُ؟ فَقَالَ: إِنَّ أَبَاكَ لَوْ كَانَ أَقَرَّ بِالتَّوْحِيدِ فَصُمْتَ عَنْهُ، أَوْ تَصَدَّقْتَ عَنْهُ، أَوْ عَتَقْتَ عَنْهُ بَلَغَهُ ذَلِكَ. (ابن ابی شیبہ، کتاب الجنائز، مایتبع المیت بعد موتہ: 12078)

عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! عاص بن وائل نے جاہلیت میں نذر مانی کہ وہ ایک سو اونٹ ذبح کرے گا، (مگر وہ فوت ہو گیا) ان کے بیٹے ہشام بن عاص نے اپنے حصے کے پچاس اونٹ ذبح کر دیے۔ ان کے بھائی عمر بن عاص کہنے لگے کیا میں بھی پچاس اونٹ ذبح کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تیرا باپ توحید کا اقرار کرتا پھر تم اس کی طرف سے روزہ رکھتے یا صدقہ کرتے تو اسے ضرور نفع ہوتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا محمد عبداللہ محدث امرت سری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کی طرف سے قربانی کی جاسکتی ہے۔جس طرح دیگر عبادات کا ثواب میت کو پہنچتا ہے،قربانی کا ثواب بھی پہنچتا ہے۔(احکام عیداور قربانی،صفحہ 10)

اگر قربانی کا جانور گم ہوجائے، پھر اگر دوسرا جانور خریدنے کی طاقت ہوتو دوسرا جانور خرید کر قربانی دے دینی چاہیے اور اگر دوسرا جانور خرید لینے کے بعد پہلا جانور بھی مل جائے تو دونوں کی قربانی کردینی چاہیے۔

قرض لے کر قربانی کرنا:

تنگ دست کا قرض لے کر قربانی جائز ہے۔(مجموع الفتاوی:305/26)

اس سلسلے میں ہمارے محترم پروفیسر نثار احمد علوی صاحب نے ایک ایمان افروز واقعہ لکھتے ہیں:

"(مولانا)عبدالمالک مجاہد کسی تعارف کے محتاج نہیں۔آپ دارالسلام جیسے عظیم ادارہ کے ڈائریکٹر،منتظم ومالک ہیں۔دارالسلام قرآن مجید،احادیث مبارکہ،سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلامی کتب کا اشاعتی ادارہ ہے اور اس کی شاخیں مختلف ممالک میں ہیں جن میں امریکہ جیسا ملک بھی شامل ہے۔

"آپ اتنے عظیم ادارہ کے مالک کیسے بنے وہ خود اپنی زندگی کے بدلتے ہوئے موڑ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں گوجراں والہ کی ایک رائس ملز میں منشی تھا اور میری محدود تنخواہ تھی عیدالاضحیٰ کا موقع آیا قربانی کرنے کے بارے میں سوچا،حالات اس کی اجازت نہیں دیتے تھے۔

والدین سے مشورہ کیا انہوں نے فرمایا بیٹے قربانی ہر حال میں کرنی ہے۔اللہ تعالیٰ یہ مشکل دن گزار دیں گے آپ نے بڑے خلوص کے ساتھ حالات کو نظر انداز کر کے قربانی کی اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ کیجئے اس کے کچھ عرصہ بعد انہیں سعودی عرب کا ویزا ملا وہ یہاں آگئے پھر کچھ عرصہ بعد اسلامی کتابوں کا کاروبار شروع کیا جس میں للہ تعالی نے بڑی برکت دی ان کے تعلقات حرمین کے عظیم موذنین،خطباء،اور اماموں سے ہیں انہیں بہت خوشحال افراد میں شمار کیا جاسکتا ہے جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں موجود ہیں جن کو ایک بائیس گریڈ کا آفیسر بھی اپنی تنخواہ سے حاصل کرنے کے بارے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوچ نہیں سکتا۔

یہ سب کچھ ایک قربانی کا نتیجہ جو اتنے خلوص سے کی گئی کہ زندگی کے سارے حالات تبدیل ہو گئے ہیں:

'یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جس پر چاہتا ہے کرتا ہے۔'

اسی طرح میرے عزیزوں میں سے میرے ایک کزن انگلینڈ سے ملازمت چھوڑ کر پاکستان آگئے وہ بچوں کو غیر اسلامی ماحول میں نہیں رکھنا چاہتے تھے۔ طویل عرصہ یہاں پاکستان میں بے روزگار، پندرہ لاکھ کے مقروض ہو گئے۔ اسی اثنا میں قربانی والی عید آگئی۔ اپنے خاندان کے ساتھ رہتے تھے۔ خاندان ماشاء اللہ بڑا تھا اور وہ سب بھائی قربانی کرتے تھے۔ اب وہ نہ بھی کرتے تو کسی کو علم نہ ہوتا کہ انہوں نے قربانی نہیں کی مقروض ہونے کے باوجود سوچا قربانی تو ہر حال میں کرنی ہے۔ اپنی نیک دل بیوی سے مشورہ کیا تو فیصلہ ہوا کہ زیور فروخت کر کے قربانی کی جائے خاموشی سے بھائیوں کو بتائے بغیر بیوی کا زیور فروخت کیا اور قربانی ادا کر دی۔ پھر میرے خالق مالک کا فضل ہوا عرب ملک میں ملازمت ملی تنخواہ بیش قیمت تھی۔ بیوی بچوں کے ساتھ وہاں منتقل ہوئے تمام قرضہ جات بھی کچھ عرصہ بعد ادا کیے آج خوش حال افراد میں شمار ہوتا ہے۔ خود بتاتے ہیں کہ میں قربانی کے بعد کبھی مقروض نہیں ہوا۔

آج حالات اچھے نہیں مگر اس کے باوجود کوئی ہے جو سنت ابراہیمی سے خلوص دل سے محبت کرے اپنے رب کریم پر بھروسہ کرتے ہوئے دل کی چاہت سے اس فریضہ کو ادا کرے پھر دیکھیں میرا اللہ کس طرح حالات کو تبدیل کر دیتا ہے۔

حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے:

"بندہ اپنی پریشانی کی وجہ سے بہت مغموم ہوتا ہے لیکن میرا خالق و مالک اس پر مسکراتا ہے کہ میرے بندے کو معلوم نہیں اس کے حالات تو بہت جلد تبدیل ہونے والے ہیں۔" بس حوصلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ میرے مشفق و مہربان ڈاکٹر خالد ظفر اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ بندہ اپنے اللہ تعالیٰ کی خاطر تھوڑی سی قربانی دیتا ہے، اس کا صلہ بہت زیادہ اس کو مل جاتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد عظیم ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جو شخص اللہ تعالی پر بھروسہ کرتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی اس کے لیے کافی ہو جاتے ہیں۔"

مہربان رب رحیم و کریم کی سنت تبدیل نہیں ہوتی بس ہم جب فیصلہ کا وقت آتا ہے تو اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے بقول:

یہ ناداں گر گئے سجدے میں جب وقت قیام آیا

دوسری نیکی اور بھلائی دوسروں کو کھانا کھلانا ہے۔ جس کا دسترخوان وسیع ہوتا ہے۔ ان شاء اللہ اس کے رزق میں ہمیشہ برکت موجود رہتی ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں: "جب میں مسلمان ہوا اور سب سے پہلے جو بات گرامی قدر، عالی مرتبت سے سنی وہ یہی تھی۔"

مفہوم: "سلام کو پھیلاؤ، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، رات کے آخری پہر نماز پڑھو، آسانی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

کاش ہمارے اندر وہ یقین پیدا ہو جائے جس سے دل کی دنیا تبدیل ہو جاتی ہے۔ ہم آزاد خیال دانشوروں کی بات سننے کی بجائے کائنات کے سب سے سچے انسان پیغمبر اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر یقین رکھیں تو دین و دنیا کی تمام تر کامیابی ہمارا مقدر بن جائے گی۔

"بے شک میرا رب اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا"

رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے
وہ دل میں آرزو باقی نہیں ہے
نماز و روزہ و قربانی و حج
یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے

(روزنامہ سٹیزن ڈیفنس گوجراں والا، 21 اکتوبر 2022ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذبح کے مسائل

ذبح کے آلات:

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلْ - يَعْنِي - مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ۔ (بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب لا یذکی بالسن والعظم والظفر:5506)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھاؤ یعنی (ایسے جانور کو جسے ایسی دھاردار چیز سے ذبح کیا گیا ہو) جو خون بہا دے۔ سوائے دانت اور ناخن کے (یعنی ان سے ذبح کرنا درست نہیں ہے۔)

دانت، ناخن، ہڈی سے جانور ذبح کرنا ممنوع ہے۔ ان کے علاوہ ذبح کا آلہ تیز دھار ہونا چاہیے۔

قربانی سے پہلے چھری خوب تیز کرنا:

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ اثْنَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ۔ (نسائی، کتاب الضحایا، الأمر بإحداد الشفرة:4405)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو باتیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوب یاد رکھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ نے ضروری قرار دیا ہے کہ ہر چیز پر احسان کیا جائے، لہٰذا جب تم (کسی انسان کو قصاص میں یا کسی موذی جانور اور درندے وغیرہ کو) قتل کرنے لگو تو اچھے طریقے سے قتل کرو۔ اور جب تم ذبح کرنے لگو (کسی پرندے یا حلال جانور کو) تو اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ اور ذبح کرتے وقت چھری تیز کر لیا کرو اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ۔"

چھری کو جانور کے سامنے تیز نہ کیا جائے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَضْجَعَ شَاةً يُرِيدُ أَنْ يَذْبَحَهَا وَهُوَ يَحُدُّ شَفْرَتَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُرِيدُ أَنْ تُمِيتَهَا مَوْتَاتٍ هَلَّا حَدَدْتَ شَفْرَتَكَ قَبْلَ أَنْ تُضْجِعَهَا۔ (المستدرک حاکم، کتاب الأضاحي، وأما حديث شعبة: 7563 وقال: على شرط البخاری)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بکری کو لٹایا، وہ اسے ذبح کرنا چاہتا تھا جب کہ وہ (اسے لٹا کر) چھری تیز کر رہا تھا، اس سے نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تو اسے کئی موتیں مارنا چاہتا ہے، تو نے اسے لٹانے سے پہلے چھری تیز کیوں نہیں کی؟

غیر اللہ کے نام کی قربانی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ۔ (مسلم، كتاب الأضاحي، باب تحريم الذبح لغير الله تعالى ولعن فاعله: 1978)

جو شخص اپنے والد پر لعنت کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جو شخص غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے اس پر اللہ لعنت کرے اور جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ لعنت کرے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس شخص نے زمین (کی حد بندی) کا نشان بدلا اس پر اللہ لعنت کرے۔"

غیر اللہ کے نام پر جانور قربان کرنا حرام ہے۔

قربانی کا جانور جاہلیت کی رسومات کے مقامات پر ذبح کرنا:

نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟، قَالُوا: لَا، قَالَ: هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ؟، قَالُوا: لَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْفِ بِنَذْرِكَ، فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ (ابو داؤد کتاب الأيمان والنذور، باب ما يؤمر به من الوفاء بالنذر: 3313)

"رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ بوانہ (ایک جگہ کا نام ہے) میں اونٹ ذبح کرے گا تو وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ میں نے بوانہ میں اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت وہاں تھا جس کی عبادت کی جاتی تھی؟ لوگوں نے کہا: نہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کفار کی عیدوں میں سے کوئی عید وہاں منائی جاتی تھی؟ لوگوں نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرلو البتہ گناہ کی نذر پوری کرنا جائز نہیں اور نہ اس چیز میں نذر ہے جس کا آدمی مالک نہیں"۔

لہٰذا ایسے مقامات پر ذبح کرنا ممنوع ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانور کو قبلہ رخ کرنا:

جانور ذبح کرتے وقت تکبیر اور دعا:

ذبح کرتے وقت جانور کو قبلہ رخ لٹا کر یہ الفاظ پڑھیں:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوجَأَيْنِ، فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ: إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ، وَعَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِاسْمِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ ذَبَحَ۔ (ابوداود، کتاب الضحایا، باب ما یستحب من الضحایا: 2795)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن دو مینڈھے ذبح کیے جو سینگوں والے، چتکبرے اور خصی تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں قبلہ رخ کیا تو یہ دعا پڑھی إنی وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض على ملة إبراهيم حنيفا وأنا من المشركين، إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب ولا شريك له، وبذلك أمرت وأنا من المسلمين، اللهم منك ولك وعن محمد وأمته باسم الله والله أكبر" میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کرلیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، میں ملت ابراہیم پر ہوں اور یکسو ہوں، اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں، بلاشبہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں اطاعت گزاروں میں سے ہوں، اے اللہ! یہ (قربانی) تیری طرف سے ہے اور تیرے ہی لیے ہے، اسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کی امت کی طرف سے قبول فرما، اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ ﷺ نے اسے ذبح کر دیا۔

جانور کے پہلو پر قدم رکھنا:

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا، يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ، فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ۔

(صحيح البخاری، كتاب الأضاحي، باب من ذبح الأضاحي بيده: 5558)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے پاؤں جانور کے اوپر رکھے ہوئے ہیں اور بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ رہے ہیں۔ اس طرح آپ ﷺ نے دونوں مینڈھوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

نحر کرنے کا طریقہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا يَنْحَرُونَ الْبَدَنَةَ مَعْقُولَةَ الْيُسْرَى قَائِمَةً عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ قَوَائِمِهَا۔ (ابوداؤد، کتاب المناسك، باب كيف تنحر البدن: 1767)

نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اونٹ کو "نحر" کیا کرتے تھے جب کہ اس کا بایاں پاؤں بندھا ہوتا اور وہ باقی تین پاؤں پر کھڑا ہوتا۔"

کھال اتارنے میں جلدی نہ کریں:

قال عمر: لا تعجلوا الأنفس حتى تزهق۔ (ارواء الغليل 8/176 حسن)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "جانور کی روح نکلانے میں جلدی نہ کرو حتی کہ خود نہ نکل جائے۔"

جانور کو ذبح ہو جانے حتی الواسع تمام خون نکل جانے بے جان یعنی بے حس و حرکت اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساکت ہو جانے تک اس کی کھال اتارنے میں جلد بازی نہ کی جائے۔

ان تعلیمات نبوی ﷺ کا تقاضا یہ ہے کہ جانور کو پہلے کھلا پلا کر خوش کر کے آرام واطمینان سے اسے کسی بھی طرح سے دہشت زدہ خوف زدہ کیے بغیر نرم زمین پر لٹا یا جائے۔ چھری کو کسی اوٹ مثلاً دیوار یا کسی پردہ سے یک دم نکالا جائے اس سے پہلے ترجیحاً جانور کی آنکھوں پر کپڑا اڈال لیں۔(ذبح کرنے کا طریقہ اسلام اور سائنس کی روشنی میں ،ڈاکٹر شفیق الرحمٰن، صفحہ 3)

قربانی کا جانور خود ذبح کرنا:

قربانی کا جانور خود ذبح کرنا سنت ہے۔(مسلم، كتاب الأضاحي، باب استحباب الضحية، وذبحها مباشرة بلا توكيل،:1967)

عورت کا ذبیحہ:

وَأَمَرَ أَبُو مُوسَى بَنَاتِهِ أَنْ يُضَحِّينَ بِأَيْدِيهِنَّ۔

(بخاري، كتاب الأضاحي، باب من ذبح ضحية غيره، في ترجمة الباب)

"حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کو حکم دیا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے قربانی کریں۔"

رات کے وقت ذبح کرنا:

ووقع الخلاف في جواز التضحية في ليالي أيام الذبح فقال أبو حنيفة والشافعي وأحمد وإسحاق وأبو ثور والجمهور: إنه يجوز مع كراهة۔(نيل الاوطار:149/5)

قربانی کی راتوں میں جانور ذبح کرنے میں اختلاف ہے۔چناں چہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق، امام ابوثور اور جمہور علماء کے نزدیک کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربانی کی کھالیں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ، وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجِلَّتِهَا، وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا. قَالَ: نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا۔ (مسلم، كتاب الحج، باب في الصدقة بلحوم الهدي وجلودها وجلالها: 1317)

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے پاس کھڑا ہو جاؤں (جب کہ وہ نحر کیے جا رہے تھے) اور ان کے چمڑے اور جھول تقسیم کر دوں۔ قصاب کو ان میں سے کوئی شے نہ دوں۔ انھوں نے بتایا کہ قصاب کی مزدوری ہم اپنے پاس سے دیا کرتے تھے۔

استاذ گرامی حافظ عبدالمنان محدث نورپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کھالیں) غرباء اور مساکین میں تقسیم کی ہیں۔ ویسے صدقے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم بھی دیا ہے۔ اس میں کھالیں بھی آتی ہیں۔ کھال صدقے کے مصارف جتنے آٹھ قرآن نے بیان کیے ہیں، ان کو بھی دے سکتے ہیں دینی مدارس میں غریب، فقیر طلبہ ہوتے ہیں، ان کو دے سکتے ہیں۔ کچھ ادارے بھی ایسے ہوتے ہیں جو غرباء اور مساکین کی امداد کرتے ہیں، ان کو بھی دے سکتے ہیں۔“ (مقالات نورپوری، صفحہ 242)

قصاب کی اجرت:

مذکردہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ قصاب کی اجرت میں قربانی کی کوئی چیز (گوشت ،کھال، وغیرہ) نہیں دی جائے گی۔ البتہ اگر مستحق ہو تو اجرت دے کر بعد میں گوشت دیا جا سکتا ہے۔ واللہ اعلم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قربانی کا گوشت

قربانی کے گوشت کی تقسیم:

اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے قربانی کیے گئے جانور کے بارے میں سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ وہ خود کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں۔

فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔ (22:الحج:36)

"قربانی کے گوشت سے خود کھاؤ اور خود دار محتاجوں کو کھلاؤ، سوال کرنے والے کو بھی کھلاؤ۔"

غیر مسلم کے لیے قربانی کا گوشت:

بعض اہل علم کے نزدیک قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دیا جا سکتا ہے۔کیوں کہ سورۃ الحج کی آیت میں (وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ) عام حکم ہے۔جو غیر مسلم کو بھی شامل ہیں اور اس کی ممانعت کی کوئی واضح دلیل نہیں۔

گوشت کی مدت:

شروع اسلام میں نبی کریم ﷺ نے غرباء مساکین کی کثرت اور قربانی کرنے والوں کی قلت کے پیش نظر قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ عرصہ رکھنے تک کھانے اور رکھنے سے منع فرما دیا تھا تا کہ فقراء کو زیادہ سے زیادہ گوشت پہنچ سکے مگر بعد میں جب مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ نے فراخی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کشائش فرمادی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا۔(مسلم، کتاب الأضاحي، باب بیان ما کان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي۔۔۔۔:1971)

”(قربانی کا گوشت) خود کھاؤ، ذخیرہ کرلو اور صدقہ کرو۔“

لہٰذا آج جن علاقوں میں باحیثیت لوگ کی کثرت ہو وہاں تو جتنے دن چاہیں قربانی کا گوشت کھائیں لیکن جہاں فقراء غرباء اور یا ایسے لوگ جو قربانی نہ کرتے ہوں کر سکتے ہوں وہاں قربانی کرنے والے کو گوشت کا ذکر کرنے کے بجائے کوشش یہ کوشش کرنی چاہیے کہ قربانی کا وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچے۔

آغازِ اسلام میں نبی اکرم ﷺ کی طرف سے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے اور جمع رکھنے کی ممانعت اور بعد میں خوش حالی ہو جانے کے پیش نظر اس کی اجازت دے دینے کی ان دو صورتوں اور حالتوں کو پیش نظر رکھا جائے تو یہ کسی صورت تو یہ کسی طرح بھی روا نہیں رہتا کہ فقراء و مساکین کے گھروں میں تو صرف عید کے دن ہی چار بوٹیاں پکیں اور فاقہ مستی ،مگر امیر لوگ اپنی قربانی کے فریزر بھر لیں اور مہینوں کھاتے رہے۔ یہ اندازِ مزاج اسلام اور نبوت کے تقاضوں قطعاً منافی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قربانی اور معیشت

قربانی کا معاشی پہلو:

عقل بیمار کے مالک ان لوگوں کا یہ واویلا بھی سراسر غلط اور خلاف واقعہ ہے کہ قربانیوں پر خرچ آنے والے اموال ضائع ہوجاتے ہیں بلکہ حقیقت اس کے سراسر برعکس ہے کیونکہ انفرادی واجتماعی قربانیوں میں بہت سے معاشی، معاشرتی اور قومی وملی فوائد بھی موجود ہیں، اگرچہ احیائے سنت کے اجر وثواب اور رضائے الٰہی کے حصول کے مقابلے میں ان فوائد کی ہمارے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہے لیکن محض ان عقل پرستوں کے الزامی جواب کی خاطر ہم قربانیوں کے مالی ومادی فوائد کا پہلو بھی واضح کیے دیتے ہیں تا کہ معلوم ہوسکے کہ قربانی کے ذریعے کس طرح کے مالی فوائد قوم وملک کو واپس لوٹا دیے جاتے ہیں۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے کتاب الٰہی قرآن کریم شاہد عدل ہے۔سورہ حج کی آیت (۲۸) کے الفاظ: {لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ} قابل توجہ ہیں، جن میں حج کے فوائد کو {مَنَافِعَ} جمع کے صیغے سے ذکر فرمایا ہے۔اسی آیت میں قربانی کے جانوروں کا ذکر بھی موجود ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ قربانیاں بھی فائدوں اور منفعتوں سے خالی نہیں۔نیز اسی سورت میں ارشاد الٰہی ہے:

میں قربانی کے جانوروں کا ذکر بھی موجود ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ قربانیاں بھی فائدوں اور منفعتوں سے خالی نہیں۔نیز اسی سورت میں ارشاد الٰہی ہے: {فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ} [الحج:۲۸] "(قربانیوں کا گوشت) خود بھی کھائیں اور تنگدست محتاج کو بھی کھلائیں۔" آیت (۳۶) میں پہلے تو فرمایا: {لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ} [الحج:۳۶] "تمھارے لیے ان (قربانیوں کے جانوروں) میں بھلائی ہے۔" اور پھر فرمایا: {فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ} [الحج:۳۶] "ان میں سے خود بھی کھاؤ اور ان کو بھی کھلاؤ جو قناعت کیے بیٹھے ہیں اور ان کو بھی جو اپنی حاجت پیش کریں۔" ان آیات میں جن منفعتوں اور بھلائیوں کا ذکر ہے، ان میں سے سب سے پہلے غریبوں، مسکینوں، بیواؤں اور یتیموں کے ساتھ مواخات وہمدردی کا پہلو آتا ہے، کیونکہ ان قربانیوں کی بدولت ایسے لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت "گوشت" کھانے کا موقع میسر آجاتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جنھیں سال بھر خرید کر گوشت کھانے کی ہمت نہیں ہوتی۔ ان قربانیوں کی برکت سے نہیں معلوم ان میں سے کتنے لوگوں کو سال بہ سال صرف عیدالاضحیٰ کی قربانیوں کا گوشت ہی کھانے کو ملتا ہو۔ پھر یہ ان پر کوئی احسان بھی نہیں بلکہ بحکم الٰہی انہیں گوشت دینا ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے {وَ اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ} اور {اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ} فرما کر ان کی غمگساریوں کو واجب قرار دے دیا ہے مگر غریبوں کی ہمدردی کے بلند بانگ دعوے کرنے والوں کی اس طرف نظر ہی نہیں جاتی کہ آخر یہ گوشت جاتا کہاں ہے؟ وہ غریبوں میں ہی تو بٹتا ہے۔ خود اللہ تعالیٰ کی ذات تو اس سے بے نیاز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو سورۂ حج میں قربانی کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرما دیا ہے کہ مجھے تمھارے دلوں کا تقوی اور پرہیزگاری مطلوب ہے۔ رہا گوشت، تو اس سے مجھے کوئی غرض نہیں۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے: {لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ} [الحج:۳۷] ''اللہ کو ان قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ اسے تو صرف تمھارے دلوں کا تقوی و پرہیزگاری پہنچتی ہے۔'' تو گویا قربانی کرنا اللہ کے حضور تقوی و پرہیزگاری کا نذرانہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ کے بندوں میں سے غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ مواسات و ہمدردی کا ذریعہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے: {لَكُمْ فِیْهَا خَیْرٌ} یعنی ان قربانیوں میں تمھارے لیے بھلائی ہے۔ عقل کے بیماروں کو تو یہ بھلائیاں شاید نظر نہ آسکیں لیکن اگر تھوڑا سا عقل سلیم سے کام لیا جائے تو یہ بھلائیاں بڑی واضح اور ایک کھلی ہوئی حقیقت ہیں۔

قربانی کے مادی فوائد:

دنیا میں لاکھوں کروڑوں ایسے افراد ہیں جن کا ذریعہ معاش ہی یہی ہے کہ وہ اونٹوں، گائیوں اور بھیڑ بکریوں کے ریوڑ پالیں اور معمولی قیمت پر خرید کر مفت کی گھاس پھوس کے ساتھ پال کر، اور معمولی قیمت کا چارہ دانہ ڈال کر عید قربان کے موقع پر اچھے داموں فروخت کریں۔ کبھی یہ بھی اندازہ کیا ہے کہ کتنوں کا گزر بسر اسی امر پر منحصر ہے؟

ان کے بعد ان لوگوں کی باری آجاتی ہے جو ان سے مال خرید کر بازاروں اور منڈیوں میں لاکر بیچتے ہیں۔ وہ الگ منافع کماتے ہیں جو ہزاروں خاندانوں کی دال روٹی مہیا کرتے ہیں۔ پھر ان گنت لوگ وہ ہیں جو ایام قربانی میں جانوروں کو ذبح کرنے اور ان کا گوشت بنانے کی اجرت وصول کرتے ہیں۔ یہ بات بھی معروف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ان ایام میں اس کام کی اجرت بھی بڑی معقول اور عام حالات کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔اس طرح کتنوں کا بھلا ہوا اور ہفتہ دس دن کی ہی نہیں بلکہ مہینوں کی روٹی کما گئے۔ جہاں لاکھوں غریب خاندان کم از کم تین دن کے لیے گوشت جیسی عمدہ غذا سے بہرہ مند ہوتے ہیں وہیں قربانیوں کی کھالوں سے اپنی بیسیوں ضرورتیں پوری کرتے ہیں کیونکہ وہ کھالیں بھی تو غریبوں، مسکینوں کو ہی دی جاتی ہیں جنھیں وہ بیچ کر ان کی قیمت اپنے کام میں لاتے ہیں۔کھالوں کے ان انفرادی فوائد کے علاوہ ہزاروں یتیم خانے، دینی مدارس اور رفاہی ادارے ایسے ہیں جن کا سالانہ بجٹ انھیں کھالوں کی بدولت مستحکم ہوتا ہے۔پھر ہزاروں خاندان ایسے ہیں جن کا ذریعہ روزگار چمڑے کی رنگائی ہے۔ ذرا ان سے پوچھ کر دیکھیں کہ ان کی معیشت میں قربانی کی کتنی اہمیت ہے اور ان کی اقتصادی پوزیشن کے استحکام میں قربانی کو کتنا دخل ہے؟ اس طرح افرادِ معاشرہ میں سے کتنے لوگ وہ بھی ہیں جو ہڈی وغیرہ کا کاروبار کرتے ہیں۔سرکاری شعبہ تجارت سے رابطہ کر کے دیکھیں تو پتہ چلے کہ قربانیوں کی کھالوں، ہڈیوں اور اون وغیرہ سے کس قدر زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے اور اندرون ملک کتنی مصنوعات ہوتی ہیں جن کا تمام تر انحصار یہی چمڑا، ہڈی، سینگ اور انتڑیوں پر ہوتا ہے، گو صرف قربانی کے جانوروں ہی سے یہ چیزیں حاصل نہیں ہوتیں لیکن ان میں قربانی کے جانوروں کا ایک معقول حصہ ضرور شامل ہوتا ہے۔کھالوں کا کاروبار کرنے والے کاریگر اور تاجر کہتے ہیں کہ قربانی کی کھالوں جیسی عمدہ دوسری کوئی کھال نہیں ہوتی۔الغرض! سلسلہ بہ سلسلہ کتنی خلق خدا کو ان قربانیوں کا فائدہ پہنچتا ہے اور نیچے سے اوپر تک کئی اشخاص، ادارے، ٹھیکیدار، کارخانہ دار اور قوم وملک سبھی مستفید ہوتے ہیں۔قرآن کریم کا یہ اعجاز ہے کہ اس نے ان تمام فوائد کو ﴿لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ﴾ کے جملہ میں سمیٹ لیا ہے۔اور یہ حقیقت اپنی جگہ ہے کہ قربانی کو محض معاشی و مادی پہلو سے جانچنا ہی غلط ہے کیونکہ یہ اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کا احیاء، خلفاء صحابہ کا تعامل اور تواتر امت سے ثابت شدہ سنت ہے۔

(بہ ترمیم و اضافہ از مقالہ مولانا جھنڈانگری بحوالہ ماہنامہ آثار، جلد دوم، شمارہ ۹، مقالہ مولانا حافظ کمیر پوری بحوالہ ہفت روزہ اہل حدیث، جلد ۱۷، شمارہ ۳۳-۳۴)۔(عیدین وقربانی از فضیلۃ الشیخ مولانا محمد منیر قمر، صفحہ 204 تا 208)

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یادداشت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

عیدالاضحیٰ و قربانی
Designed By: عبدالواسع 0307-4122161